

سے۔ تمام تاریخی

افتادگی کے لئے لایا گیا ہے

13 12

[illegible]

الحمد لله رب العالمين

غیر مفت لکھی اوسی گروہ و ماسیب میں داخل ہیں جب سوسرکار انگریزی نے
 بیان ہند سے قرض شروع کیا ان لوگوں نے وہابی کا لقب بدل ڈال اپنے تئیں دوسرے
 لقب سے شل محمدی یا عامل بالحدیث یا غیر مقلد یا موحّد وغیرہ سے شہور کیا۔
 اسی میں ہے کہ ان حدیث سولہ مہیون کا حال صاف ظاہر ہے کہ نئی نئی باتیں دین میں
 نہ تھیں اور سنت کا نام لیکر مقلدین کو بھکا۔ تھے ہیں اور طریق تقلید کو ان سے چھوڑا تھے ہیں
 حدیث سے ملتے ہیں اور طرہ یہ کہ ائمہ اربعہ کی تقلید کو شرک و بدعت کہہ دیں وراہین
 و وظاہری و محمد بن عبد الوہاب نجدی و ابن حزم و قاضی شوکانی و زیدی یا نئی کی خود

پانچویں حصہ۔
 فتح البیدین جامع شواہد پر بہت علماء کی تصدیقات ثبت ہیں مگر اس جگہ چند عبارت
 حضرت کی اذکار اللہ وہ ذاتاً بالحق نقل کی جاتی ہیں۔

طہ صاحب فرماتے ہیں لفظ الضعیف لطف اللہ فی طاعت ہذا لفظ السامی
 لفظ نظامی فوجہ محتویا علی تحقیقات انیقہ و تقریرات شقیقہ و تظاہر علی ما ہو کاف لدفع اوما لہ الغیر
 و شایف لاثبات ما ہو یحییٰ جزئی اللہ مصنف خیر الخیر و حصل فی ہذا ہجرتہ سید الانبیاء علیہ السلام و التحدیث
 مولوی محمد علی صاحب نظام مدد و وفادار ہیں اس کتاب کو جا بجا دیکھ جاوے گا جواب شافی تو ہر جگہ پایا مگر
 بعض جگہ تو نہایت ہی عمدہ و تہان شکن جواب دیا ہو اس میں عذری نفس جواب کو علاوہ یہ امر بھی لا اوجہ
 ہو کہ ایسے غیر محض زرقے کے مقابلہ میں مصنف علام نے تہذیب و مسانت کو نہایت دخل
 دیا ہو جزاہ اللہ تعالیٰ خیر الخیر القیامہ العبد الفقیر الی اللہ الغنی محمد علی۔

مولوی عبدالحق حقانی صاحب رکن نظام مدد فرماتے ہیں میں نے اس
 کتاب فتح البیدین کو دیکھا بہت عمدہ کتاب ہے اور خوب جواب باطواب ہو اگرچہ مولف ظفر مبین شیوا
 غیر مقلدین مقلدین کتب روشن لہر کشت جاٹ جو چند روز سے شہر باسلام ہوا اور
 جنگو سوار اور دو کتابیں لکھنے کے کچھ لیاقت نہیں مگر خوب خفی ہو ماہر نہ اون کے دلائل سے و آ اور پھر

۱۰ حبیبہ کتاب حدیث ضعیف لطف اللہ میں نے اس بلوچ کتاب علیہ برزیر کو دیکھا تھا تو اور

تحقیق اور ہر ذوق تقریر وون پرشکل اور اس میں معنا میں کو متغیر پایا جو کچھ لکھا اگرچہ اس کے دسم در کرنے کو کافی اور
 صریح حق کے ثابت کر نہیں دیتی ہیں لہذا وہ مصنف کو سب سے بھتر خواہے اور اس کی مراد میں لکھتے ہیں اللہ تعالیٰ علیہ السلام

احادیث میں انہی عادت قدیمانہ کے موافق دعا بار کو حلیہ سازی سے بلکہ محض فی کمالی
حضرات نے کو اندھی قابل جواب و لائق خطاب نہ تھا مگر حکیم شعور سے چوباسفلیہ گوئی ملبط و خوشی
زوں گرو و دش کبر و زکشی مصنف معروف از اس کتاب میں اسکی خوب ہی خبر لی و نہ ایسا
اب نہ پاتے تو یہ جاہل لوگ اترا تے اور گلی کو چوبین بغض میں بجاتے۔
مولوی خلیل الرحمن صاحب کتب نظامی وہ لکھتے ہیں کہ شہدائے حیرت و خیر خواہ
آخر پس برقعہ تقدیر پدید۔ یہ جواب و جواب لکھا گیا ہے کہ جبکہ جواب نظر نہیں آتا اللہ تعالیٰ
میں مصنف کو جزا خیر عطا فرما دے اور اس نسخہ کو مقبول خاص و عام کرے۔
صاحب صاحب نامہ فرماتے ہیں از انجا کہ از کلمہ حق چھوٹ گیا خصوصاً بوقت حاجت
و شہاد و حکم لاکسیر الشہادۃ و من یکتم فی افانہ آثم قاید۔ امریت ممنوع سیکوید سلا اے جانب فتح
نامہ کہ مضامین ہر فرقہ و مجمع فتح البین شمس الصفات و دیم و میزان شعور و تحقیق سنجیدہ و عاریش
صحیح و برائش قوی جوابش سلم سبیش شکر و عیش مقبول یافتہ۔
پس ان ندوہ کا غیر مقلدین ہندوستان کو داخل اہلسنت ٹھہرانا نہ فقط باطل و مردود
بلکہ تعجب انگیز امر ہے اسلئے کہ کتاب مذکور کے صحیح و معتدقین میں خود صد ندوہ و ناظم
ندوہ و دیگر کچھ نہیں ندوہ شامل ہیں۔ اسلئے جناب مولانا مولوی محمد علی احمد صاحب
محدث سورتی ارشد علامہ نقی لطف اللہ صاحب فتاویٰ جامع الشواہد میں نہایت
وضاحت سے ثابت کیا ہے کہ غیر مقلدین خارج اہلسنت ہیں اور انکو ساتھ مخالفت و
مست کرنا ممنوع بطور نمونہ ایک عبارت اس فتویٰ کی بھی سن لیجو حضرت مولانا شاہ عبد
حساب نو قیسرین فرمایا ہو سہل بن عبد اللہ تسری فرمودہ اندر و ضمیمہ الایمان را باید کہ با جہت
آتش نگہ و دہم مجلس و ہم کاسہ و ہم نوالہ بالیشان نشود ہر کہ بادی عیتان دوستی پیدا کند نور ایمان و
حلاوت آن از وی برگیزند او خطاوی نے حاشیہ در مختار کتاب اذ با ہم میں فرمایا ہو۔ یہ گروہ
نجات پانویہ الاجمع ہو آجکے دن چار دن مذہب میں اور وہ جتنی شائق نامکی عبتلی ہیں جو مختصر
ان چار دن مذہب اس نامہ میں خارج ہوا وہ بدعتی اور ورنہ ہو اور بھی مضمون اور بہت سی
کتب دینیہ میں موجود ہیں الخ مختصاً۔
اس فتویٰ کی منجملہ دیگر علماء کو بہت اراکین ندوہ و بھی نصیم و تصدیق فرمائی چنانچہ ناظم ندوہ

ہر گزہ میں صاحبزادہ کو بٹھایا بچھا اور نعمائے ایک شراب خواری ہو کہ جسے فرزنداری نہیں
 کر دیا بلکہ سرکاری ملازمت کو بھی قابل نہیں رکھا بلکہ زندگی سے بھی دیوس کر دیا انہم ملخصاً۔
 اب اراکین ہندوہ بالخصوص مولوی شبلی صاحب وغیرہ جو ہندوہ میں نمبر اول کے محقق مشہور
 ہیں صاف صاف ارشاد فرماتے ہیں کہ آپ صاحبوں کے نزدیک مولوی عبدالحق صاحب کا یہ بیان
 حق ہو یا باطل اور مولوی عبدالحق صاحب اپنی حقانیت سے فرما رہے ہیں کہ آپ جو ہندوستان میں تین قسم کے
 مسلمان ٹھہر کر علی الاطلاق غیر مقلد بن گئے نہ نقطہ مسلمانی میں بلکہ اہلسنت میں شمار کر دیا یہ قول راجح
 ایک حق ہو یا قول سابق یا آپ کو بدولت شریعت باطلہ ہندوہ کے منصب نفع احکام بھی حاصل ہو گیا
 مغرور بادشہ من و ملک۔

سوال دوم

رداد جلد اول نمبر ۱۰ واقع کانپور میں صفحہ ۱۶ پر ہے کہ ہندوستان میں تین قسم کے مسلمان ہیں شیعہ
 سنی پیر سنیو میں مقلد غیر مقلد ائمہ سب کا قرآن ایک کعبہ ایک بنی ایک وہ امور جو مرشد کمال
 سے قطعی الثبوت ہیں عقائد و لیکر عملیات تک اول سب میں سب کا اتفاق محبت ال و اصحاب سب کا
 شیوہ پیر صاحبو چھٹرا اور تو تو میں میں کسی و زادنا با تو کو سپاڑ بنا کر کہا نہایت نوبت ہو چلائی گئی
 انہم ملخصاً۔ یہ قول حق و صحیح ہو یا مردود و قبیح۔

الجواب

جمہور شیعہ کی کتب مہول مذہب بالخصوص اصح الکتاب کافی سے (جس پر عقائد و کھنا وہ اپنا ایمان سمجھتے
 اور اول کے عقیدہ و مین اول کے ایک معصوم فرار کی نسبت بشارت دی ہو جو اکاف لشیقتنا
 حیرات صحابہ کرام پر تہمت تخریب قرآن شریف کی لگاتا قرآن مجید کو جو تمام اہل سلام کو باہر
 ہی حاصل اعتقاد کرنا ائمہ اہلبیت کرام کو حضرت نبی علیہ السلام افضل اعتقاد رکھنا انبیاء کرام علیہم السلام پر تہمت تخریب
 انبیاء شیعہ کی لگانا یہاں صریح ثابت ہے جس شخص نے انہیں عیسائے وغیرہ دیکھا ہو اوپر بھی یہ حال بخوبی ظاہر
 بدست کہ مذہب میں قرآن مجید قطعاً کمال ہے ایک حرف بھی گئی یا دلی بعد سو خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو واقع
 ممکن نہیں ہے ہر نئی قطعاً ائمہ اہلبیت کرام و افضل ہے حضرت انبیاء پر تہمت ناجائز پس قطعیات میں شیعہ و سنی
 اتفاق کا دعویٰ کرنا کمال مسخرانہ ہے سید مرتضیٰ صاحب دونوں کے شیعہ بتانا محض کذب و ہر جحد

جانتا ہو حضرت صدیق اکبر و حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کا قطعی جنتی ہونا اور ان کے ساتھ محبت
 رکھنا اور ان کے دشمنوں کو گمراہ جانتا اور ان کے دشمنوں سے بغض رکھنا ضروریات مذہب و ملت ہے
 اور عیسائیوں کے ساتھ کشت و کشتی کو برا جانتا اور ان سے دشمنی رکھنا جو پیر شیعہ کا شعار مذہب و عرفہ
 مولوی عثمانی صاحب کے عقائد اسلام میں سے شیعہ کو کیا ہوا ہے جو ہے قصوں کے اعتبار پر
 حضرت کو صحابی نہ کہ جنگی خوبان قرآن میں مذکور ہیں اور کائنات میں شیعہ کو بھی جو بڑا کھتر
 ہیں اور طرح طرح کے محسوس ثابت کرتے ہیں اور ان پر طعن و تشنیع کرنا کہ ٹیکو اپنا ایمان
 بنا رکھا ہے اور ملت میں سے بہت کو برا کہتی ہیں کیا کیا چیزیں لگاتے ہیں وہ
 حضرت کی روح پر فتوح جنت میں تب یہ لوگ حضرت کو برا کہتے ہیں اور خود صبیحوں کو برا
 کہتے ہوں گے کیا خوش ہوتی ہو گی حیف صاحب ہوں اور ان مسلمانوں پر کہ جو ایسے لوگوں کو
 محسوس رکھتے ہیں اور ان کے ساتھ تعزیر داری میں شریک ہوتے ہیں اور ان سے
 شادی بیاہ کرتے ہیں کچھ شک نہیں کہ ایسے لوگوں سے بھی جناب سید المرسلین علیہ السلام
 ہونگے اور ان کو حوض کوثر سے دور ٹھیکے اکثر ایسے لوگوں کی کیا ہی سہی جو پیر شیعہ ہیں
 ہو گئی ہیں الخ پس جب بہت اصول اعتقاد یہ غرور و فتنہ ہیں شیخ محمد علی کا اختلاف
 ثابت ہو اور اسی بنا پر علماء دین متقدمین و متاخرین نے ان کے رد و قدح کو اہم نہایت میں
 سمجھا کرتے ہوئے ان کے عقائد عشرہ و طعنات اہم وغیرہ تصنیف فرمائیں اور حضرت شیخ
 محمد و دیگر نے حکم قطعی کفر شیعہ برابر و غیرہ کا تحقیق فرمایا جیسا کہ حضرت شیخ مجدد صاحب سالہ
 رد و اقصاء میں فرماتے ہیں پس ظاہر شد کہ کفر شیعہ مطابق احادیث صحاح و موافق طریقہ
 سلف است و انکار بعض اہل سنت عدم کفر شیعہ نقل کردہ اندر بقدر صحت بدلائل آن پر عدم کفر شیعہ
 پر توجہ و تاویل است لفظاتی الاحادیث و مذہب جمہور العلماء الخ کا پھر سنی ہو کر ان کو چھوڑا اور
 تو لوگوں میں کتنا کمال گرا ہی و پستی اور اہل سنت کو منکر فضیلت شیعہ کو بھی گمراہ
 ٹھہرائے ہیں جو جابر قائل تحریف قرآن وغیرہ کو مکتوبات محمد و صحابہ میں ہو گیا کہ حضرت امیر المومنین
 از حضرت صدیق گوید از جو کمال سنت بر آید الخ اور نیز مکتوبات میں اور اما حوا آلت کہ منکر فضیلت
 حکم کفر کنیم و بدع و ضلال و انیم از این منکر قرین میرید بید دولت است کہ بواسطہ احتیاط

در بعضی اوقات توقف کرده اند الخ اور ایسا ہی حقانی صاحب کو عقائد اسلام میں منکر تفصیل کو مخالف جہان

سوال سوم

۱۔ **مرد وہ کا قول** جو جسکو کافر قید پر قرار ہو کسی باشند کچھ عقیدہ کیون نہ رکھو وہ مسلمان ہی جو شخص
 اللہ رسول کو ماننا ہو اور مذہبی کام جو کچھ وہ کرتا ہو وہیں اللہ رسول کی خوشنودی سمجھتا ہو وہ یقیناً مسلمان
 ہو خیا پنچر دواد جلسہ دستار بندی و تقریر مولوی شبلی صاحب اعظم ارکان مذہب پر و فیہ علیہ کا ج
 نچریان و دیگر اراکین **مرد وہ** کے بیانات مطبوعہ سے غرضی ثابت ہو اور اسی بنا پر اراکین **مرد وہ**
 کسی کلمہ کو کی تکفیر بلکہ تفصیل بلکہ تفصیل کو بھی ضلالت و گمراہی و اندھیر کہتے ہیں جیسا کہ مولوی ابوالحسن
 صاحب آروی کے متعدد بیانات سے ثابت ہو مولوی شبلی **میرۃ العیون** میں کچھ تحریر
 رفتہ یہاں تک نوبت پہنچی کہ ہر فرقہ نے دوسرے فرقہ کی ضلالت و گمراہی ثابت کرنا
 لیے موضوع روایتوں سے اعانت لیا اور اس قسم کی حدیثیں ایجاد ہونے لگیں کہ میری امت میں
 تہتر فرقے پیدا ہوئے ہیں ایک صرف جنتی ہو گا باقی دوزخی۔ اپنے بھی تسکین نہونی تو ہر فرقے
 کے لئے جدا جدا روایتیں کہیں مثلاً القدر یہ جو بس **ہذا الامۃ النہی**۔ دوسرے مقام
 بھاء امام ابو حنیفہ کی تلمذ شناسی کی بڑی دلیل یہ ہو کہ ادھون نے اسلام کے دائرہ کو جو مقلد
 لا الہ الا اللہ وثل الخبتہ کی وسعت رکھتا تھا اصلی وسعت پر قائم رکھا الخ ایک جگہ بھاء امام صاحب
 اس قسم کی حدیثوں کا کہ تہتر فرقوں میں سے ایک فرقہ جنتی ہو اور باقی دوزخی اعتبار بہتر
 کرتے تھے الخ پس یہ عقائد و دعویٰ باعث ہدایت و نجات حق و صحیح ہیں یا سحر و جاد و ضلالت
 و باطل و مروت ہیں۔

الجواب

ایمان و اسلام عبارت ہو اعتقاد جملہ ضروریات دین سے پس جو شخص ایک امر ضروری کا بھی
 ضروریات دین سے منکر ہو وہ کافر ہے اگرچہ کفر قید پر قرار ہو یا نہ ہو اور نہ کفر کی طرہ او اگر سے
 کتب معتبرہ معتبرین حقیقیہ مانند شرح فقہ اکبر ملا علی قاری و غیرہ اور کتب معتبرہ معتبرین
 شافعیہ مانند زواجر و قواعد طبع۔ علامہ ابن حجر کی دیگرہ اور کتب معتبرہ معتبرین مالکیہ
 اند شافعی قاضی عیاض و غیرہ اور کتب معتبرہ معتبرین حنبلیہ مانند غنیۃ الطالبین

و غیرہ سے بخوبی ظاہر ہو کہ فرق درمیان اسلام یعنی کلمہ گویان سے جو فرقہ اور جو شخص منکر ضروریات دین کا ہو وہ قطعاً بالاجماع بلا اختلاف و نزاع کافر ہو اور اسی بنا پر حضرت صدر المذہب اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منکرین فرضیت زکاة کو مرتد قرار دیا تھا جیسا کہ متواتر اثبات کر شاہ عجمی صاحب تہذیب تحت اثنا عشریہ میں فرماتے ہیں بالغین زکاة را کہ در عہد خلیفہ اول نردنایسد نہ بجهت آنست کہ آنها منکر وجوب زکاة بودند و ہر کہ منکر ضروریات دین بود اصل دین را انکار کردہ باشد الذیہ ان جو فرقے با وجو اعتقاد و حلقہ ضروریات دین کے ہو مگر انوکھ طریقہ پر سنت کر منکر و مخالف ہیں اور کما گمراہ ہونا تو متفق علیہ ہے مگر تکفیر میں اختلاف ہے کی تکفیر غیر کفر ہے بل تو ان اہل سنت میں اب رہا یہ دعو کا کہ اہل قبلہ کی تکفیر جائز نہیں اسکا جواب کہ علماء متصفین سابقین نے اس شبہہ کے جوابات لکھ دیے ہیں از انجملہ شاہ عجمی العزیز و صاحب الفتاویٰ نیز ان کی تحقیق ہو چکا ہے کہ ان الاموال بال القبلة ہندہ القاعدة ہم الذین منکر دین ضروریات الدین الامن لوجہ وہابی القبلة فی الصلوۃ قال الصدوق لم یس البران تو لا وجو کم قبل المشرق والمغرب والاکثر من آمن بالیث و الذیہم الآخر الخ من انکر ضروریات الدین لم یبق من اہل القبلة و باجملة قولہم لا یفر صدا من اہل القبلة کلام محل باق علی عمومہ لکن التفصیل طویل والشان فی سترۃ من ہون اہل القبلة ہر یک منہم نعم بعض الفقہاء قد بالغوا فی تکفیر من تکیر بعض المسائل لاجتہاد و یا شہورۃ عند قوم دون قوم حرمتہ لیس المحض و بخود انک وہو مذہب رکیک جدا و اما من فرق بین الاصول و الفروع تکفیر فی اعدہا و ان الاخری فان اراد نفس الاعمال فغیر و مرجی و ان اراد اعتقاد و وجوبہا و سببہا فلما اولاً شبہتہ فی ان من انکر وجوب الزکاة او وجوب الصلوۃ الخمس و کون لا اذا سوائہ کفر کما یدل علیہ قتال بالغی الزکاة فی صدر الاسلام بغیم فی بعضہا کیوں کفرنا ما و علیا لکن تاویل غیر سموع فی امثال ہذا الامور بحلیہ کما لم یصح تاویل بالغی الزکاة متمسکین بقولہ القبار ان صلواتکم سکن اہم النعم مخصا۔

۱۵۔ محبہ مراد اہل قبلہ سے اس قاعدہ میں وہی لوگ ہیں جو ضروریات دین کا اختیار نہیں کر سکتے نہ ہر
 وہ شخص جو نماز میں اپنا سونہ کعبہ کو کرے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ نیکی نہیں کہ اپنا سونہ پورب اور سچا کو کر وہاں

اور وارہ من قال لا الہ الا اللہ دخل الجنة کا بموجب تحقیق محققین کے بوجہ توفیق و تطبیق دیگر آیات
قرآنیہ و احادیث ستوارہ کے بیشک محض و محدود و قریب ہر ساتھ شرط اعتقاد حقانیت جملہ ضروریات
ہیں کے اور عدم انکار کسی ضروری دینی کے ورنہ اگر اسکو ان صاحبوں کے سائبہ اصلی
وسعت یعنی عموم ظاہری مفہوم پر قائم رکھا جائے تو موحیدین منکرین فرضیت زکاۃ و صلاۃ
بلکہ منکرین ختم رسالت بلکہ منکرین نفس رسالت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بھی قطعاً جہنمی
ہو جائیں گے معاذ اللہ من ذلک۔ بالجملہ یہ معتدہ جو مولوی شمس الدین و دیگر اراکین مذہب کی
تالیفات سے ظاہر ہوخت و سادہ و ضلال و کجاء و ہر حضرت امام صاحب پر جو بہت لگائی
جاتی ہو کہ امام صاحب من قال لا الہ الا اللہ کو اصلی وسعت پر قائم کہتے ہیں اور فرق باطلہ کو
گمراہ و دزدی ہوئی روایات کو موضوع و برا اعتبار رکھتے ہیں یہ سب امام صاحب پر اقرا ہو

یعنی تو وہ جو جو یقین لاتے اصدا و پیکر دین پر تو جو ضروریات دین کا انکار کرے وہ اہل قبلہ میں نہ رہا۔ خلاصہ یہ کہ
علماء کا ارشاد کہ ہم اہل قبلہ سے کسی کو کافر نہیں کہتے ایک جہالت جو اپنے عموم پر باقی مگر ان جہال کی تفصیل دینے
اور ہم بات اپنی بچان سے کہ کون اہل قبلہ ہے ہے اور کون نہیں بتان بعضے فقیہوں نے ایسے بعضے اجتہادی
مسئلوں کے منکر کو کافر کہنے میں ہمالہ کیا ہے جو کچھ لوگوں کے نزدیک مشہور ہیں کچھ کے نزدیک نہیں جیسے
کسم کار نکاح کپڑا پہنے کی حرمت وغیرہ۔ یہ مذہب ضرور پھر ہے اور جسے عتقاد و اعمال میں فرق کہے کے مخالفت عقائد پر
تکفیر کی نہ مخالفت اعمال پر اگر اوستے خود عمل مراد لیا تو ٹھیک اور مقبول ہے اور اگر اعمال کے واجب سنت
ہونے کا اعتقاد مراد لیا تو صحیح نہیں کہ یقیناً جو شخص زکاۃ یا نماز چوگانہ کی فرضیت یا اذان کی سنت ہونے کا انکار
کے وہ بلاشبہ کافر ہے جیسا کہ ابتدائی زمانہ اسلام میں زکاۃ مذینے والوں سے قتال قتلانا و سپرد لیل
ہاں بعض اہل سال کے انکار میں کفر تاویلی ہوتا ہے کہ نہ کچھ تاویل کر کے انکار کرتا ہے مگر یہی کھلی باتوں سے
تاویلی نہ سنی جائیگی وہ تاویل کرتا ہو اوستے کافر کہا جائیگا جیسے زکاۃ مذینے والوں کی تاویل صحابہ کرام نے
نہ سنی کہ وہ ہر آیت سے استدلال تھے کہ ہم کہ تیرا درود بھیجا اون کے لیے چین ہو یعنی حب وہ دنیا سے تشریف لگئے
جنہیں ہم زکاۃ دیتے اور وہ ہمارے حق میں دعا فرماتے تو انکا دعا فرمانا ہمارے لیے چین لانا تو اب ہم
زکاۃ اور دن کے زمانہ میں دنیا ضرور نہ رہا ۱۲

اور جاہل متحقق کے نزدیک روایات افراق امت کی اور انہیں سے ایک فرقہ کے ہی و نہایت پر ہونگی اور باقی فرق کے گمراہ اور دوزخی و باطل ہونے کے بکثرت طرق درجہ صحت کو پہنچی ہیں اور اگر کسی کو شاذ و نادر باعتبار بعض اسانید کے کلام مواہو تو متحقق نے اسے سکو و فح کر دیا ہے اور ان روایات کو مراد کی بھی ترقی فرمادی ہے شاہ عجمی نے اسے مناسب کو نادر میں سے تعلق بہت اسوات کچھ ہیں از انجملہ یہ کہ چارم درہ در را یحدیث در روایات صحیحہ میں عبارت وارد شدہ انفرقت الیہود علی احدی و سبعین فرقہ و انفرقت النصاری علی اثنتین و سبعین فرقہ و ظاہرست کہ در خیابان ادا از اقراق بحیث عقائدست پس فشار و خول از ہاں عقائد کہ در انہا اقراق باشد شدہ النہم بخصار اور تفصیل اسکی عقائد الاسلام مصنف عبد الحق صاحب حنفی میں بھی موجود ہے چنانچہ ایک مقام پر لکھتے ہیں اسلام کے گمراہ فرقوں کو کہ وہ خارجہ فیضیہ قدر چھ غیر ملین جنیک اور ان سے کسی قطعی الثبوت خبر کا انکار نہ ثابت ہو گا ہم ان کو کافر یا تکفیر کے ان سبب خلاف کرنے جمہور مسلمین کے یا انکار احادیث مشورہ کے یا لخصوص صریحہ کی خلاف کرنے کے یا سبب و شتم کرنے اکابر دین کے گمراہ کہتے ہیں اور اگر انہیں کوئی فرقہ امر قطعی الثبوت کا انکار سے یا دسین شک کر یگا تو بالکل کافر ہو جائیگا اور امت محمدیہ سے خارج ہو گا سو وہ اور کفار کے مانند ہمیشہ دوزخ میں رہیگا۔

سوال چہم

اہل ندوہ کا قول ہے کہ ہر شخص اپنی سمجھ پر مکتف ہو یہی کام جو کچھ بھی وہ کرتا ہو او میں اللہ دروہ کی خوشنودی سمجھتا ہو تو دوسرے کا او سے ناخوش سمجھنا ضرر نہیں پہنچاتا ہو پس مسلمانو میں مذہب ایک نہیں سو ہوں محمد رسول سے جہانک نہ یا وہ محبت اور نہ یا وہ تقویٰ رکھتا ہو اللہ کے نزدیک زیادہ رتبہ رکھتا ہو کوئی مذہب والا مسلمان ہو جیسا کہ رسالہ اتفاق میں مفسر مصرح ہے یہ قول واجب الاتباع ہو یا مردود و باطل ہو

الحکم
حب تصریحات احادیث ائمہ دین فرق فی العید فرق فی العمل سے بدرجہا زیادہ موجب تارکنا خدا و رسول ہو تباعد اگر کہ نہ نادر غیرہ سے محترم و محترم ہو تب بھی اسکو ہرگز متقی نہیں کہیں

نورش خورده اند پاره و تحسین خلق و استمالت قلوب وارضائی و خواطرات و کوشش
 که در امور دینی مدامت صریح کردن گرفتند و برخی در راه تعصب و جیت دین افتد
 و در رفتند که درشت گوئی و بد خلقی را عین عبادت فهمیده اند و معرفت جاده مستقیمه مرتبت
 بر شرف میان مدارات و مدامت است مدارات در گذشت از حقوق خود است مثل
 تعظیم و اکرام و احسان بدست و زبان و عیب پوشی و خیر خواهی و مدامت مسالمت و ایقان
 حقوق دین است از امر بالمعروف و نهی عن المنکر و اقامت حدود و سببان حق و مرد بهر حال
 موافقت با منکران گویند باطل را باشد و بهایت عامه کلیه خلل نمواند از و در احسن
 غیر ممنون تسبیح میکنند چنانکه در حدیث شریف وارد است که اذا لعیت الفاجر فالله بوجه
 و در حق اتق التفریط مذکور است که سهیل بن جندب بعد از شتر میفرمودند که من صبحم ایاة و
 اخلاص تحسید فانه لا یأسر الی المبتدع و لا یجالیسه و لا یواکله و لا یشار به و نظیره من نفس العداوة
 و من دامن بکینه سلیمه بعد تعالی حلاوة الایمان و من تعصب الی مبتدع نزع نور الایمان من قلبه
 یعنی مرد و صیقل الایمان را باید که باید بپوشد و من کاسه و هم نوازش شود و هر که با بدعتیان
 دوستی پیدا کند نور ایمان و حلاوت آن از وی برگیرند

سوال
 بر باب مذروه کا قول ہے کہ حنفی کے نزدیک مالکی کے قول پر اور مالکی کے نزدیک
 حنفی متنافی ہے حکم کفر لازم ہوتا ہے جیسا کہ رسالہ التفاف وغیرہ میں ہے
 اور نیز ار باب مذروه کا قول ہے کہ حنفیہ شافعیہ مالکیہ حنبلیہ میں لحاظ عمل و اعتقاد کے اعتبار سے
 ہو گا اگر سپر خیال کیا جاوے کہ حلال کو حرام اعتقاد کرنا اور حرام کو حلال جاننا والا حرام و حلال کے اعتبار سے
 و سو کیا ہو تو ایسا سخت حکم نکلیگا کہ ان چاروں گروہوں میں شرکت اسلامی بھی نہ ہوگی جیسا
 رویداد حلیہ و دم صفحہ ۱۱ میں پر پس یہ قول صحیح ہو یا باطل و غرو و و

مذرات حنفیہ و شافعیہ و مالکیہ و حنبلیہ مگر اعتقاد میں مخالف نہیں ہیں البتہ احکام فرعیہ میں ان کے

مذہب چوں با فاجر در غری بار و سی جنت در غر ۱۲

باہم اختلاف رحمت ضرورتاً بت ہو کہ اوں احکام میں خود صحابہ کرام مختلف تھے اس اختلاف کی بنا پر حکم لزوم فقہ کا بھی صحیح نہیں ہو سکتا چہ جائیکہ شرکت اسلامی بھی نہ رہے **مشاہد عبد العزیز** صاحب تھنا شاعری میں فرماتے ہیں اختلاف مہنت جہہ در فروع فقہ است نہ در اصول عقائد و اختلاف فروعی بنا براہتمام دلیل بطلان مذہب نمیتواند شد **مشاہد صاحب موصوف** کے فتاویٰ میں ہے در قرآن اول کہ مشہود بانحرست در دین سید امر معتبر بود **عقائد و اعمال شریعہ** و ترکیبہ باطن اما عقائد پس در آن اصلاً مخالفت گنجائش ندارد کہ نہ سلف فیما بینہم در آن مخالفت داشتہ و نہ خلف را و در آن مخالفت سلف کثیر موجود است اما فروع اعمالیہ پس در آن اختلاف کثیر گنجائش دارد بلکہ اختلافی کہ موجب رحمت است جہن است النہ۔ اور تحریر ملاحظہ و تحلیل حرام جو مسلم کفر ہو اور اوس سے شرکت اسلامی بھی نہیں رہتی ہو وہ مسلمانی اور کفری حرام کے ہے جسکی رحمت و حلت ضروریات دین میں داخل نہایت الامریہ کہ اجماع قطعی سے ثابت ہو پس اختلاف مذہب نہایت کہ اختلاف رحمت ہو اوس کی علامتہ بالجملہ یہ اقوال اہل ندوہ کے مرتبہ ہیں **و لایطالت** ہیں نہ **کتبہ عبد الرزاق عفا اللہ عنہ** (علی حیدر آبادی منظرہ)

مواہب



(۱) **رسال علی مد** اسلامیہ مسجد جامع بنی (۲) **قد صحیح جواب** عن ندوہ الا تملہ کتبہ الفقہ (۳) **عبد اللہ بن محمد** الخوی راز حضرت عالیہ مذہبہا سرکار نوزاد بغداد مبارک دار و حال بنی (۴) **سائل نے جو عبارتیں** روئے اندوہ العلما سے نقل کی ہیں یہ سب مضمون اصل کے مطابق ہیں اور مجیب ذہن بطور استدلال و سند کے جن کتابوں سے روایتیں لکھی ہیں وہ

(بہ بنی)

(۱) **احمد و مصلیا۔ سائل نے جو سوالات** ستہ میں بحوالہ روئے اندوہ اور رسالہ التفات وغیرہ نقل کیے ہیں سب صحیح اور مطابق (۲) **عقرونیہ** و غیرہ پر غور و محاسبہ مطابق پایا اور علامہ مجیب نے جو جوابات ان سوالات کو دیے ہیں تفصیل کے ہیں سب صحیح اور موافق مذہب اہل سنت ہیں فقہ **حرمہ الفقیر محمد عبید اللہ** خاؤ الطالبہ بن جامع بہ بنی عنہ

کتابین عند اہل سنت و الجماعۃ مستحبہا و ہذا

روایات صحیحہ کتب مذکورہ شرعیہ کے موافقین
کچھ خادمہ طلبہ القاضی امین

بن قاضی
قاضی محمد امین

المہر بن عفا اللہ عنہ

(۲۷) الحمد لله عدد و السلوۃ والسلام علی من لا نبی
بعده و اما بعد لا ینحی الی نقلہ السائل من الرسائل النبیۃ
و جدتہ فیہا مسطور البینی و لا شک نہ ضلالہ بین
و مناد عظیم فی الدین و محبت مصیب بالیقین

۹۵ شیخ محمد امین
خادم الشرع

بجاء سید الانبیاء والمرسلین ہذا ما نسخ الی ابن کرمی القاضی
من قواعد الی السنۃ و الجماعۃ رحمۃ اللہ علیہم جمعین
والحمد للہ و علیہم السلام کچھ خادمہ الشرع اللہ
قاضی شریف محمد صالح ابن الحرم قاضی شریف
عبد اللطیف لوندی عفا عنہما

عفو اللہ تعالیٰ عنہ
وعن
والدین
وعن ستانویہ
وعن جمیع المؤمنین
آمین یا رب العالمین

محمد امین بن عبد الجلیل
الشرع قاضی امین

قاضی
خادم الشرع الشریف قاضی
محمد صالح ابن شمس العلماء قاضی
عبد اللطیف قاضی بزم شریف
بنی

(۲۸) بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد لله و الصلوۃ
والسلام علی من لا نبی بعده و اما بعد لا ینحی الی

۱۵ ترجمہ ایک سالہ احمدی اور انبیاء و رسول و سلام خیر کوئی بنی نہیں زان بعد پوشیدہ نہ ہو کہ سالہ کے جو کچھ
مذہب کے رسالہ میں نقل کیا میں نے چشم خود دیکھا یا اور شک نہیں کہ وہ کھلی گمراہی اور دین میں بڑا فساد
اور محبت قبیحہ پر اللہ تعالیٰ اور زمین و آسمان اور ہر جاندار کو گمراہ کر دیا اور کفر و کفر میں بیکار رہا
سب انبیاء و مرسلین کے سرور محمد اللہ علیہ و سلم کا یہ جو بیعت و محاکمہ قاعدہ بری نکر قاعدہ میں آیا خدا کی حیثیت اور

لما قلنا سأل في السوالات بعد سطور في الرسائل المذوقه بوضع الدلالات ولا شك انه فاضل من فاضل
 في الدين وما اجاب السجيب اللبيب فهو الى الصواب قريبا السجيب مثاب ومصيب جزى الله خير الجزاء
 ووفقنا كما يحب ويرضى كعبه وختم عليه المتك بحبل اللذانيتين القوي غلام محمد امين اللذان ابن السيد محمد والدين
 الحسيني المودودي الرفاعي عفا الله عنها بلطفه آمين



۱۰ غمزدہ و نصلی۔ فی الواقع رسائل مذہب میں
 مقامات کثیرہ پر مخالف جماعتیں اہستہ کو
 بیانات صریحہ واقع ہیں جنہیں گنجائش تاویل صحیح
 کی نہیں ہے انکار اسکا سکا برہ ہے پس
 اصلاح ادسکی موافق جوابات حضرت سجد
 لبیب مصیب کو نہایت ضروری ہے کہ وہ جوابات
 حق و صحیح ہیں اور فرق مدعیان اسلام میں
 صرف فرقہ اہستہ و جماعت اہل حق ہیں جو بغفل
 حقیقی شافعی مالکی جہلی میں منحصر ہیں اور جو فرقہ
 مدافض دربابیہ و غیرہ وغیرہم کہ خارج از

۱۱ ترجمہ ایک اللہ کو سب خوبان اور قائم الایمان پر درود و سلام پس انان واضح ہے
 سوانین نقل کیا میں نے واضح طور پر ندوہ کی کتاب نہیں بکھاپا یا اور بلاشبہ یہ صحیح ہے کہ
 فساد و ہوا و غیرہ پر اور جواب میں ابجد وہ مصیب اللہ علیہ السلام نہیں بہر خیر اور ہوا و ہوا و ہوا کی غرض

از غائب اربعہ میں وہ اہل ضلال ہیں پھر انہیں
سے جو منکر ضروریات دین میں وہ کافر و مرتد
ہیں اور جو دیگر عقاید میں مخالف ہیں وہ بدعت
ہیں خیرا و نکاشد ہے اور احقر از اول سے
لازم و موکد یہ نقطہ حررہ



محمد اسحاق (واعظ بھٹی)

(۹) عجیب لمیب زندہ کے بارے میں
جو کہ جواب تحریر فرمایا ہے مطابق مذہب اہل سنت
و جماعت ہے عین اتباع حضرت خیر الامام علیہ
الصلوات و السلام ہی عقیدہ حقہ میں ہے
مخلاف مذہب کہ نظر انصاف سے دیکھا جائے
تو ہر امر اس میں خلاف اہل سنت و جماعت ہے۔
کتبہ احقر الکونین عین الدام حسین عفی عنہ۔

رد غلط وار و مبنی متوطن جو نہ گدہ

(۱۰) عجیب لمیب جو کہ زندہ و غیرہ کا حوالہ دیا
ہو بعد ملائے کے خوب واضح و واضح ہوا کہ کھنا
عجیب کا مطابق واقع کے ہو اور جوابات عجیب
جو کہ مفصل دے ہیں صحیح اور مسلم ہیں اور
موافق عقائد اہل سنت و جماعت کو ہیں۔ نقطہ

راقم آنم فقیر عبد الغفور عفی عنہ



رد رس و اعظ بھٹی

(۱۱) اہل مذہب کے عقائد فاسد و مخالف اہل سنت
و جماعت جو سائل نے ان کی کتابوں سے

نقل کئے ہیں وہ بیشک اول کتابوں میں موجود
ہیں اور عجیب مصیب و جواب اول عقائد فاسدہ کی
تردید کی ہے وہ حق مطابق اہل سنت و جماعت
ہے۔ حررہ احقر العباد حسن بن نور محمد عفی عنہ۔
حسن بن نور محمد عفی عنہ



(۱۲) فقیر فقیر نے عقائد فاسدہ ارباب مذہب
حنی سائل نے سوال کیا ہے زندہ کی کتب میں
لیکھے ہوئے مشبہ یہ عقائد مذکورہ مخالف اہل سنت
و جماعت ہیں اور عجیب مصیب و جواب تحقیق ان کے
رد میں فرمائی ہے وہ عین جواب ہو کہ مشبہ العباد
الغفور محمد الدین الحنفی القادری الہرادی
عفا اللہ تعالیٰ عنہ۔

(۱۳) قد صرح بحجاب و اللہ اعلم بالصواب کہینہ

محمد طاہر عفی عنہ و عنی الدیوب عن سائر المسلمین

(چند آبا و اجداد)

(۱۴) سائل نے جو تحریر فرمایا اسی کے مطابق
اکثر رسالوں میں مذہب کے دیکھنے میں آیا اگرچہ
فتاویٰ القدرد و تفسیر المذہب و غیرہ اصلاح
مذہب کے لئے کافی تھے لیکن یہ الزام ام ہے۔

کہ انہیں کی تحریر سے عجیب و انہیں کو جواب

شافیہ دیتے۔ تا پھر چون و چرا کا موقع باقی رہے

اور تسلیم کے سوا کچھ نہ بن پڑے خیرا و اللہ اعلم

خیرا و جعل کہ موثر الاصلاح مذہب العلماء و ائمتہ

الی رحمۃ اللہ ورحمۃ رسولہ الہادی السید عمر القادری

کابل لہور

رحیدر آبادی

۹۷
سید محمد عمر

(۱۵) حسب ہند

سنت و جماعت کے

محبوب نواز الدولہ
مفتی اول سنہ ۱۳

جواب بہت درست و صحیح ہے

مفتی اول شہر رحیدر آباد وکن

(۱۶) فی سبقتہ خیالات اور مفادات

مذہب کے خلاف حق ہیں اور جوابات نہایت

دلیل اور صحیح و درست

ہیں قسط

۱۲۸۱
محمد نور الدین

حررہ خادم علماء دین

رسول القلیں محمد نور الدین عفا عنہ

رہبرہ جناب مولانا مولوی محمد حسین صاحب مرحوم

مفتی فرنگی علی

(۱۷) حضرت مجیب جو جواب ادا فرمایا نہایت

اور موافق عقائد اور اصول اہل سنت و جماعت کے

بوجیب و اس قدر محنت اور شغف صرف خیر خواہی

اسلام اور حمایت دین کے لئے گوارا کی بارگاہ

اہل مذہب میں بھٹے ایسے صاحب ہیں جو کہ مستمع

وہ بے حق مشہور و مخبر محکوم و سید قوی کہ اصلاح مذہب

کی ان امور میں شرمناک ہیں جو کہ مخالف اہل سنت

و جماعت کو ہیں اللہم الضر من الضر من محمد

صلی اللہ علیہ وسلم و شریعتہ و جہلنا منہم آمین

کیستہ الفیض غلام محمد کمال الدین

مفتی سابق گلبرگہ فیض متوطن

رحیدر آباد مظہرہ

(۱۸) جواب صحیح و خیال مذہب

مفتی دوم شہر رحیدر آباد

محایا قوت پورہ

(۱۹) جوابات مطبوعہ و متداول اہل سنت

ہیں کسی سنی کو جائز نہیں کہ ان اصول کا خلاف

کرے میری رائے میں بہت کا علیحدہ

ہونا مناسب ہے بلکہ ضروری ہے پھر اہل تشیع

و غیرہ کو اختیار ہے چاہیں تو اپنی جدا جدا محاکم

کہیں اہل سنت اور دیگر فرقوں میں بحث و مذہب

کرنا مذہب کی حق سے باہر ہے مشیت اعلیٰ

کی مخالفت کا ادا محض خیال خام ہو چونکہ

نیچری لوگ اپنی خیالات میں آزاد ہیں اور سب کو

اپنا ہم خیال کرنا چاہتے ہیں اس لئے مذہب

مخالف کی رائے غریب و غلط ہے وہاں ان کے

بہا میں سلطان ہیں مشہور مذہب کے خیالات

مذہب جانتا تھا اگر سالی گذشتہ

بدلتی ہو اور محکوم کو لکھتی ہو

جو کہ اس طرح ہے میں خلاص نہیں بلکہ صرف اپنی

گرم باباری منظور ہو و ما علینا الا البلاء

گفته شده محمد منصور علی مراد آبادی عینی عمده مدرس مدرسه طریقه حیدرآباد در کن سابق مذوره
 (۲۵) درین زمان بدعت توالت برخی اشخاص را راه سوء اعتقاد و اغوجاج فهم و خداوند
 شیطان و استوالات نفسانیه بطرح اغراض و تکریم در عوام کالافهم کتاب و سنت را گذاشته
 ابتداعی در طریقه خفیه سمیه بیضا و راه جدید و طریقه غوا بر آورده برخلاف نیرین یعنی کتاب
 دست رسول الله و اجماع انجوائی و بیخ غیر سبیل المؤمنین ضال و مضل شده خلق را اغوا و
 نمایند لیکن انجوائی صدق انتهای حدیث سرور انبیاء علیه افضل التحیه و سلام لایزال من
 امتی الله قائمه بامر الله تعالی و تقدس لا یضربهم من خذلهم و لا من خالفهم حتی یاتی امر الله و هم علی ذل
 اهل حق در دمیخ اباطیل و دفع واهیات این موسوسین همه وقت و قلع آثار بدعت شاقل
 و متشار ابتداع و طریقه غیر ضمیمه است که اکثری از علماء زمان و سلاطین آوان از امر عبودیت
 دینی از شرکات که قطب عظیم دین است و نظام امور معاش و معاد بآن مربوط و همسارت بلا
 و راحت عباد بآن منوط است کمال الله تعالی و ما احصا بکم من مصیبه فیما کسبت اید بکم و یعفو عن کثیر اعراف
 نمودند تا نوبت باین رسید که قواعد شریعت شریف تعطیل و قوانین اسلامیة مائل بتعطیل شده
 بهل هوامی فاسده و عقول کاسده خود سلوک اختیار کردند و گروسی اند نمیر گمراه گردیده قریب است
 که اجماع بر عدم تفرقه حلال و حرام نمایند و عناد و تعصب منشر شد و درین بلا و دغی و فساد بویاب
 در از یاد و آثار غضب الهی و اراکوان بود و آیات بلا و فتن و شرائط ساعت واضح و سید اگر
 و اتباع و تاسی نمایند مخالف دین محمدی علیه الصلوٰه و السلام و آله و ائمه و انقیاد میکنند
 کتاب و سنت بهینار و درین و لا چند اشخاص از موسوسین پس امور شرعیة برخلافت نموده خبا
 و سواس با نه استولی شده ادعا میکنند که از زبده تبعیین سنت بنویسیم متوبه و تدیس منکر از
 به مردم نهانند بنابر آن داعیه خوف از مقت الهی با بغاث طبع در مرضیات از سجانه دور
 و درون محسوس است که باعث شد که اجوبه از کتاب الید و سنت رسول الله صلی الله علیه و آله
 و از کلام متقدمین و عبارات مجتهدین بنویسد تا فانی در حق و باطل نشان الباطل کان زمره
 فی الواقع جمله اجوبه نهایت درست و صحیح و کله شکن نوشته خواجه الله خیر العزاه
 (محرر مولوی محمد عیسیٰ صاحب خلف الرشید مولوی کرامت العلی صاحب محرم)

المجلد
عنايت

مفتی حیدر آباد

(۲۱) بسم اللہ الاسرار حسنی این فقیر اسولہ متعلق مذکورہ واجوبہ آنہا را بالاسمیت عاب نظر
مذکورہ مسلک سائلین مذکورہ مملو بہو ای نفسانی یافت اگر انفرقہ مردودہ و ہر گہ مرجوہ قابل خطا
بدین تحولات منقولی نیست مگر مجیب بہ و اید موقع اجوبہ آنہا بخوبی ادا نمود الحاصل این فقرہ
باجود معلومیت حقیقت مذہب اربعہ و بطالت غیر آنہا بنی بر تخریب اصول دین مستقیم
عقل سلیم شیوہ آزادی اوشان را کہ باین عبارت ظاہر نموده اند "چونکہ توحید پر اقرار ہر
پایہ توحید توحید کیونکہ توحید الہی با دین توحید دفع میکند تقیید است احکام مذہبی را نبوت
بغضای آید کہ یہ لایکلف اللہ نفسا الا وسعہا است چه مراد از تکلیف تقیید است این مقید را عقلانی
تفہن مہین مطلق العنانی است حالانکہ این در مخالف فطرت انسانی است چرا کہ مقتضای فطرت جہت
خالق است و انسان از دائرہ این تقیید خلقی پائی عقل بیرون نمی آید و ہر یک از این تقیید
در مذہب اربعہ اجماعاً و نموده ہست کہ اجماع گمراہ است و تحولات این تمام طہران را از روق
فطرت مقید ہر امری نیست کہ منظر آن این مضمون است لکن ہر یک از این تقیید ہر یک از
مطلق العنانی میگردد اگرچہ در باوی النظر تقیید نفسانی را قوی است لکن عند الاستحسان
فی العلم از ان دائرہ طلاق ہم خارج شدہ بہرہوت نفسانی کہ مطبوع طبائع عوام کالافعام است
مقید شدہ و دواعی تقیید از نا عیبہ اش جو گشتہ در بصورت و مقلد سی الشہوات داخل شدہ ہست
و تحقیقاً تفکر تام باید نمود کہ طلاق کہ حسب مرادشان فطرۃ انسانیست کجا باقی ماند این مسلم الشہوات
کہ انسان هیچ آوان علی الاطلاق نمی تواند شد و ما علیہنا السلام

بسم اللہ
عنايت

میر محمد ششم بیع الاول سال (مہر سید شاہ مجاہد شاہ صاحب قادیان)

(۲۲) مجیب مصیب این جوابات سوالات متعلقہ گروہ مردودہ را
چنانکہ باید ادا نمودہ جزاۃ العبد فی الدارین خیر (مہر محی الدین بادشاہ صاحب قادیان)

میر محمد بادشاہ
محی الدین بادشاہ



۲۲۳ مہر محمد بادشاہ صاحب قادیان

(۲۴) مذودہ کے مفاسد مذودہ کی بڑا ہوسنی کوئی دلی چھی ہوئی بات نہیں ہو ڈنگے کی جوت
 کس کان نے نہ سنی سیکرڈن کے مجمع میں خلافت مذہب اہلسنت بیانات پڑ ہوئے
 اطراف ہندوستان میں خاص مذودہ کے اہتمام سے اونکی شہرت دیگئی مستامات حریر
 دیوان تہنہ نہ تھا اردو کی عبارت کا کسکو سمجھنا مشکل تھا مذودہ کے پھر خیر خواہوں نے حقہ المقد
 اصلاح طلبی میں بہت کچھ کوششیں بھی کیں لیکن خود غرض طبائع پر کچھ اثر نہ ہوا پیشتر اس سے میں
 بھی ایک مختصر سالہ تعلق صلاح مذودہ لکھا تھا جو کہ سلطان الاخبار بنگلور میں شای
 ہو چکا ہو اور ایسے آسان طریقے سے تدابیر اصلاح اراکین مذودہ کی خدمت میں پیش کی تھیں کہ اگر
 اوپر عمل فرمایا جاتا تو نہ مذودہ میں کچھ خلل واقع ہوتا اور نہ رسوائی و ضحیت کی نوبت پہنچتی حضرت مجتہ
 جواب سوالات میں جس طرز کو اختیار فرمایا ہو اگر اراکین مذودہ نظر انصاف ملاحظہ فرمائیں تو مذودہ کہ
 علحا اہل ہرگز قائم نہیں رکھ سکتے جوابات سب صحیح ہیں اور مذودہ کی حالت موجودہ ضرور مخالف مذ
 اہلسنت اور اصلاح طلب حریر محمد ابراہیم قادری الملتانی الدراسی مقیم حیدرآباد دکن۔

(۲۵) یہ جوابات بہت عمدہ اور درست ہیں قال اللہ تعالیٰ فی سورۃ الانعام قل فامدنیۃ الیہا
 ولو شارطکم اجمعین سکا مفہوم یہی ہو کہ اختلاف ادیان و مذاہب بحکم تقدیر ازلی ہیں لہذا
 زمان حکومت شاہان نامدار میں بھی یہ اختلاف رخص ہوئے علیٰ ہذا لقیاس کچھ صادق معل
 علیہ وآلہ و صحبہ وسلم کا ارشاد مبارک تفرق امتی علی ثلاث سبعین ملتہ کلہم فی النار الا ملۃ واحده
 اجماع عظیم ہو پس در صورتیکہ افتراق مقدرات میں سے ہو تو سبب تسلط اکابر سلاطین
 اسلام یا علماء کرام کی حکمت سچائی کوئی عنصر من اتفاق مذہبی نہیں سکا لہذا سبب یہ ہو کہ علماء
 اہل حق یعنی اہلسنت و جماعت اپنی مجلس مذودہ العلماء میں مذاہب باطلہ مثل اہل تشیع وغیر مقلد
 و پیروی ذخیرہ کو شریک نفعانین اور مجلس موصوف میں غیر مذہب کو علماء و خطباء بیان بیز
 اہل مذہب دیگر علیحدہ اپنے مجلس قائم کر سکتے ہیں اور کسی وقت حسب مصلحت
 ایک مجلس سے دوسری مجلس کو مطابق محکات سرکاری کے مراسلات تحریر ہو کر اجرا
 ہو سکتے ہیں اور ہر ایک شہر میں بھی حسب قوانین مجلس صدر مذودہ العلماء مجلس ماتحت معز
 کرنا ممکن ہو۔ واللہ الموفق و المعین حریر العاصی محمد خلیل الرحمن عفا اللہ عنہ

ابراہیم پوری مصنف

محمد الرحمن
خلیفہ

رسالہ صفات الاولیاء

(۲۶) یہ سب جوابات صحیح ہیں ان کے دلائل
مشہور ہیں شواہد میں محمول بہا میں خدا تعالیٰ کے
محبب صاحب کو جزا تو خیر و سے کہتے حنا دم
ہو فلما ابوالاسلام محمد اسحاق عفا اللہ عنہ خلعت

انوارنا حافظ حاجی محمد سعید علی صاحب قدس سرہ
اصحاب مہتمی الکلام۔

(۲۷) محبب مصیب جو کچھ نسبت مدوہ کے
تحریر فرمایا ہر موافق تحقیق مذہب اہلسنت جماعت کے
ہو اصول مدوہ سے بد مذہبی و بیدینی ظاہر ہو
محکومیت ہو کہ ناظم مدوہ باوجود دعویٰ صوفی ہونے

ایسے فضول کا موبین اپنی اوقات کو کیوں خراب
کرتے ہیں کیا صوفی ابن الوقت کا یہی مطلب
آپ ذہن شریف میں سمایا ہو سبحان اللہ کیا
یہی سلوک مدوہ پر ہر اکم اللہ الی الصراط المستقیم

المرقوم بایہ و ہم ماہ ذی الحجۃ ۱۳۱۷ ہجری۔

شاہ محمد علی قادری عفا اللہ عنہ خلیفہ

حضرت قدوۃ المحققین سید شاہ محی الدین عبد اللطیف

قادری ساکن رانی پور

مصنف کتاب جامعہ تحقیق

دعواہ السکر

(۲۸) موافق مذہب اہلسنت و جماعت کے جوابات

محمد قادر
شاہ غلام

نہایت صحیح اور درستی

در حضرت محبب مصیب

مہر شاہ غلام محمد صاحب قادری

من کلاب عجمہ محبوبہ
سید شاہ ملک محمود قادر

(۲۹) امیر سید

شاہ ملک محمود

متادری

۱۳۰۵ قادری
سید شاہ محمد جامد

(۳۰) امیر سید

شاہ محمد جامد صاحب قادری

(۳۱) انچہ کہ محبب مصیب جواب استفتا اور بارہ کامل
بیون اہل ہواشل غیر مقلدین در زمرہ اہلسنت و
جماعت و روح کردہ اند نہایت انسب و الیومیت
و موافق عقیدہ اہلسنت و جماعت کہ خلافت ان

موجب تفصیل و تفسیق است و اصول ان مدوہ ہوتا

بر شادست و موجب ہدم انتظام شریعت غریبت

و انچہ کہ اصول مدوہ است کہ ہر شخص اپنی سمجھ پر

مکلف ہو غلط صریح است نہ ہوا کہ غلطی اس کی ہر

فاسدہ خود از آید کریمہ فاسدہ کما امرت ظاہر

ولا تم است اگر مقصود آمرانہ مامور بہ نفس متقا

بر منہم کس ہو و دیغیران کما امرت مامور را

ہرگز ہرگز مخاطب نفرو دی پس ازین معلوم شد

کہ نفس مقامت بای وجہ کان مقصور امریت

ملکہ مقصود آمرستقامت کہ موافق امر آمرانہ

گلشن آبا و ناسک

(۱۳۳۲) یہ سب جوابات بموجب شرح غنیہ
واہل سنت و جماعت کو مطابق ہیں۔

خادم شریف قاضی میر
عین الدین قاضی
بلد گلشن آبا و ناسک
خادم شریف قاضی میر

(۱۳۳۴) اجواب مطابق للسؤل الجواب
فیما قال لان التفتیش مقبول فی الحال والمآل
کما صرح فی کتاب الہدایۃ والجماعۃ الساجدۃ

الحمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام و علی آلہ
و اہلہ وسلم الی یوم القیام کہتہ خادم الہدایۃ
والعلماء سید عبد الفتاح عینی القادری عفی اللہ

وعن الہدی عن
ساتر المسلمین آمین
الرجی الی الباری

یا رب العالمین الراجی
الی رحمۃ اللہ الباری مفتی سید عبد الفتاح عینی القادری
از کتب و ہادہ مقام ناسک عرف گلشن آبا و ناسک

۱۳۳۵ ترجمہ جواب مطابق سوال در جواب جو کچھ
سب سے ہر اس طرح جو لوگ گراہی و مخالفت میں جو خود ان
وہ بناؤخت میں قبول ہیں جیسا کہ کتاب الہدایۃ و جماعۃ الساجدۃ

بسی ازین نص قطعی بخوبی واضح شد کہ ہر مامور
بافتہ مجبور و مقید است کہ منشاء خوشنودی مر
باشد و آن بطریق مہر دست کمالا بخوبی و نیز اگر
بمخول آزادی مندرجہ عہدہ اہل ذرہ و بکار رو
در آید کہ یہ ان اللہ لا یحب المحدثین کلامی یک
فرقہ ہای مختلفہ داخل گروہ تجاوز کنندگان نخواہند
و این باطل است مزید برین آیہ کل حزب بالہیم
فرعون بر لطلان عتیدہ اہل ذرہ زیادہ منطبق
کمالا بخوبی علی من لہم سلیم فقط را قلم تحریر
چشم افشاوری و منشاء و مخفی و مہر بار القادری
شیراز

بسم اللہ الرحمن الرحیم حامدا و معیلا و مسلما
فی الواقع رسالہ مذکورہ میں بعض بیانات مخالف
مذہب مختار جامعہ تحقیقین طہنت واقع ہیں اور یہی اصل
نہایت ضروری ہے اور نیز وہاں یہ و پیر یہ و شیعہ
و سائر فرقہ ضالہ کے مذہب کو حق بتا کر حلیہ و کلام
رکن بنیاد و کلامی تعلیم و تکریم و محبت کو لازم ٹھہرانا
موجب ضرر عظیم ہو جائے گا تا کہ یہی نہایت ضروری و
مضامین مستندہ سوالات بطور ذرہ میں

بخوبی مصرح ہیں اور جو لبانہ حضرت مجیب مسک
وقتی صبح میں ہر روز الفکر القادری عینی عتہ
ساکن بابون وار و عیدہ آبا
القادر قادری
مختار رسول

(۳۵) یہ سب جوابات اس فقیر ختم نے دیکھے
مطابق مذہب متقین اہل سنت و جماعت کے پائے



خادم العلماء والفقراء والعلما فقیر سید لطف علی
پرووی حسینی المودودی ابوالحسنی القادری آبادی
مہروی وطننا المعروف فی بلا و ہند بجا خیر اوہ
چشت مبارک عفی عنہ

(۳۶) جب عقیدہ اہل سنت و جماعت اچو بہ ملا
آرقم مولانا سید محمد وہ دست اندار العبد الذنب سید
کام الدین احمد نقوی لکھنوی گلشن آبادی عفی عنہ
کے تمام جوابات سندرجہ مطابق مذہب اہل سنت
و جماعت درست اور صحیح ہیں العبد الذنب
سید حبیب ابن سید صادق انعام دارنا بیت
فاضل توطن گلشن آباد عرف ناسک عجمہ
موم ہارہ مولانا و بالفصل اولانا محقق حقائق
فروع و اصول و مدق و قائق معقول و منقول
مولوی عبد القادر صاحب سلمہ الدواہب
فی تفسیر الجوابات دربارہ مفاسد و قبائح

ندوہ مطابق کتاب اللہ و حدیث رسول اللہ و مولانا
نقیرا خفیہ و علما اہل سنت و جماعت صحیح و درست
المشک بحیل اللہ التین سید نظام الدین ابن مر
نذر علی پیرزادہ ناسک حسنی قادری عفی نقوی
گلشن آبادی عفی عنہ و عن سائر السلیفین
احمد آبادی حیرات

(۳۷) بہت محمد لا مصلحا اما بعد واضح ہو سبندہ
راقم نے تالیفات مطبوعہ ندوہ میں سے بعض کو
دیکھا تو بلاشبہ یہ ایسا پایا کہ اگر اس کے موافق
اعتقاد رکھا جائے اور عمل کیا جائے تو عقیدہ
و حال خارج از دائرہ اہل سنت و جماعت کیا بلکہ
احاطہ اسلام سے فی الواقع باہر ہو جائے
اگرچہ خود کو زعم خود مسلمان بنائے اور اپنے
ہم شریوں اور عوام میں اہل اسلام کہلائے
یہ بلا ایمان رہا نہ کہ کتب لائے بہیم و نامیہ
و روافض نہ چر یہ و غفلت و غفلت متبر علماء اہل سنت
شرکاء ندوہ سے متوقع ہو اور علماء اہل سنت
و جماعت شرکاء ندوہ کا اپنا ضرر و زیاع و تکرار
بیاعت طرنداری مبتدعین و شہداء ناواقفین
و غافلین و ناقصین کے اعتقاد و عمل کرنے کا
موافق تالیفات مذکورہ کے موجب ہو مبتدعین
و دنیا داروں و فساق و جہال کا اسس لیت
موجودہ کو قبول کر لینا بلار و انکار اور اس کے

ایک دم خوش ہونا اور مانند دلیل واضح اس امر کی ہو کہ اگر ابتداء وقت و طلب دنیا اور دوسری
ازدین کے چالوت مذہب کے موافق ہو اور او کو مدح و ثنا اور ایسی رضا و رعیت کرنا ایست
مناسب پانے کے سبب ہو اس محکم مولانا جامی کے مثنوی کے چند اشعار نقل کئے جائیں
ہیں وہ یہ ہیں مدح جاہل نظام ہر مدحت گر معنی نظر کنی قدحست و درجہ حسن بود نظام ہر
لیک باشد زوی معنی میں ہر ناکہ مدح از مناسبت خیر و ز حسن در مدح حسن اور زو

نقص باشد ز مرد صاحب دل کہ بود ہم طوطی جاہل قدح کردن ز جہنی و جہنی
ست بران بقدر ناجہنی درودن ز شیوہ جاہل از سات فضیلت ست کمالی

مدحت رافضی باین و غلی و اما بر علی و آل علی حذر آن کردہ ام بیان زین کلام

تو از انجا کشای مثل خویش و جب کوئی مولانا جامی کے اشعار کی عدم الفہام کے سبب
اون سے استدلال میں ابرار اشکال کر سکتا تھا انشاء اللہ تعالیٰ ایسی منہ کی کھائیگا کہ پشت

دکھائیگا۔ بہت جماعت شرکاء مذہب کو چاہئے کہ غفلت سے بیدار اور قلت تدبیر سے ہوشیار

ہو جائیں اور ان اقوام ناپاک سے مذہب کو پاک صاف فرمائیں گو محمدین پیچہ و مبتدعین

لا مذہب ہم وہابیہ ناراض ہو جائیں کیونکہ او کو اتحاد و بدعت کی یہی سزا ہے اپنے بہائیوں

علمائے اہل سنت و جماعت کو خوش فرمائیں کہ یہ موجب خوشنودی مالک روز خرام ہے۔

جب علمائے اہل سنت شرکاء مذہب کو اسی پر اصرار ہو کہ محمدین و مبتدعین مذکورین کا بلا ناکواری

گو علمائے اہل سنت ناراض ہوں تو بلا شبہ یہ مذہب اہل سنت و جماعت کا نہیں اور نہ ہی کام

اور یہ حضرات اہل سنت شرکاء مذہب کو بخیر کر عامل ہیں جو مصداق من کثر سواد قوم

نہو امنہم سورنے ہیں کیا کلام ہو اور کتاب الادب المصنوع و امام بخاری رحمہ اللہ کے

میں ہے۔ عن علی ابن ابیطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ما لبثت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

علی قوم فہم رجل متخلق بخلق نظر الیہم وسلم علیہم و اعرض عن الرجل فقال الرجل اعرضت

عنی قال ہن عینک حبرہ جب فقط استمال خلوق کا کرنے والے ہو حضرت صلی اللہ علیہ

وسلم نے عرض فرمایا تو روافض و خوارج و قدر یہ کہ جنکو شرک و کلاب نار و مجوس بہت آئے فرمایا

کہ جب حضرت ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہو کہ او نہوں فرمایا کہ محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک

قوم سے نہیں ایک شخص خلوق لگا تھا میں لکھا آجرات اور سلام کیا او پر اور نہ پھر پھر ایسا دس شخص لکھا کہ آجرات پھر پھر

ان سے کیونکر آپ اعراض ضرور نہ جانتے
 اور شرح بخاری علیہ السلام میں صحابہ رضی اللہ عنہم
 انہی پھلوں کو وصیت قدر یہ پر سلام نکرے کی
 کرنا اور خود برات ظاہر کرنا ثابت ہو بلا النص
 دوسرے اہل بدعت وروافض دوامیہ وغیرہ کا
 بھی یہی حکم ثابت ہو پھر جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 وصحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں یوحنا بن زبیل اہل بدعت
 اسو اعراض و ترک سلام وغیرہ ثابت ہو تو اہل
 مذہب مانا علیہ واصحابی کے خلاف اسرار
 میں ہو کر ان کا بھی اہل بدعت ہو کر اور سبیل موشیخین
 ابتداء و احداث کرنا و اہل بدعت کو اہل بدعت کی تکفیر
 و تاویل ہوا کرتا ہے اہل مذہب کے واسطے بھی
 سب و تاویل ہر کہ مصلحت وقت و
 ہمدردی اسلام پہنچو دی قوم سی اندر
 میں ہے جیسے دوسرے اہل بدعت کی بدعت
 مشہات و تاویلات کہ سبب ہر بدعت مصلحت
 ہونے سے خارج نہیں ہو جاتی ہے ایسی ہی
 اہل مذہب کی بدعت بھی ایسے مشہات و تاویلات
 ہر بدعت مصلحت ہو پس خارج نہیں ہو جاتی
 ہر گواہ مذہب خود کو سوا و اعظم قرار دین لکن
 وہ سوا و اعظم سلف صالح کے خلاف احداث
 بدعت کرنا اور مخالف سوا و اعظم صحابہ و تابعین
 و من بعدہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ہر خود کو
 سوا و اعظم جاننا جس کا ایک شجرہ بدعتیہ ہے

چونکہ یہ عمل تقویٰ نہیں ہے اور اہل الضافت اذکیا
 کیواسطہ اشارہ ہی کافی ہے اسواسطہ اسی پر انحصار
 کیا جاتا ہے فقط واللہ اعلم و علمہ حکم
 حررہ الفقیر الی ربہ القدیر محمد نذیر المعروف بہ
 نذیر احمد خان عفی عنہ
 صحیحہ کتبہ عبد الرحیم
 الاحمد آبادی عفی عنہ
 (۳۱) العلم النقی العلیما وقد انورہ الحبیب حقہا
 حررہ خلیل الرحمن شپوری حالی دار و احمد آباد
 (۳۲) صحیح جواب و اللہ اعلم بالصواب کیسے
 عبد الرحیم ولد عبد الغنی مقیم احمد آباد گجرات دکن
 محلہ چکلا کالو پورہ
 (۳۳) ہذا الجواب صحیح لاریب فیہ کیسے عبد اللہ
 ولد محمد شرف عفی عنہ

محمد نذیر ۱۲۹۶
 بی نقصدان

و الحمد للہ

(۳۴) سوالات ستہ کے سب جواب صحیح و صواب
 ہیں اور موافق مذہب اہل سنت و جماعت جامع
 بدعت و منکرات کر ہیں۔ فقط تمکک الفقیر



محمد یعقوب عفی عنہ
 عند الذل ونب
 (۳۵) شد الرحیب

محمد الہدیہ
 کراچی

(۳۶) مدبولی کراچی صاحب
 واعظ و مدرس علی محمد علمائے ہندو

درمید اشتہ

محمد الہدیہ علم اللہ تعالیٰ انانت ہر عالمی گروہ پر اور بیگناہ

(۴۷) ناخالص المصیب حق مطابق العقائد
اہل السنۃ والجماعۃ والا جوبۃ کلمہ صحیحہ بلالہ تیاب
والحق الحق بالاتباع وان کرہ العاندون



حررہ ابو سعید

محمد علی محمد غفر عنہ
علیکم السلام

(۴۸) اجواب صحیح نور احمد کابلی بعلوم خود (مقیم مد
اسلامیہ علیگڑہ)

(۴۹) من اجاب احباب احمد الکریم غفر عنہ
رکیشلی مقیم مدرسہ اسلامیہ علیگڑہ تلمیذ مفتی لطف اللہ
صاحب حج حیدر آباد

(۵۰) من اجاب اصحاب گل محمد (مدرس مسجد
جامع علیگڑہ)

بدایون

(۵۱) بسم اللہ الرحمن الرحیم حمزہ وفضل علی وکرم
والہ وحبہ واولیائہ اجمعین

احقر منقر آغاز مذہب سے تا دم تحریر مذہب و حالات
تحریرین کا رد و ایان و کھیتا سنتا بہ تحقیق جانچنا
رہا بریلی میں جب جلسہ منعقد ہوا تو بھی موجود تھا
جانبین کے رسائل دیکھو طرفین کی تقریریں
سین جہانکے ممکن تھا تو تعصب عقل و انصاف
پیش رکھو کے غم و تامل کرتا رہا مگر مال کار سحر مجتہد

۱۵ ترجمہ جو کچھ حبیبیت کہا حق ہر موافق عقائد سنت و عادت کے
اور حاکم الشریعہ میں شہرہ اور حق اتباع ہر اگرچہ ناپسند کرین معاذین

و تفکر کچھ نہ نکلا کہ اہل سنت کا دعویٰ کرتے ہیں
مقتصد حنفی ہونے کا دم بھرے ہیں
صوفی صافی مشائخ ہونا ظاہر کرتے ہیں لیکن
قول فعل سب و عادی طویلۃ الأذبال کو خالص
تحریر و بین وہ اقوال مندرج جو قطعاً مذہب صدر
اہل سنت کو مخالف اجماعات قطعہ کے مناقض
طریقہ عمل وہ جو سر تا پا مضاد شان علماء اہل سنت
و جماعت مگر دعویٰ یہی کہ ہم سب پر سنی حنفی
صوفی صافی وغیرہ وغیرہ ہیں۔ بقولون مالہ
لغیرہ ان جب تک اسکی اصلاح مطابق مذہب
اہل سنت نہ ہو جائے اس میں شرکت مطابق تصریحات
فقہاء و محدثین ناجائز ہے جناب صدر و ناظم مدین
سینت پر مشدود ریات سے ہے کہ اصلاح کیطورت
اب بھی توجہ کریں ورنہ یہ داغ اونکی پیشانی سے
ہرگز نہ مٹوگا اللہ تعالیٰ جزا بخیر دے حضرت حبیب
جامع قنادی کو کہ شناعات مذہب ظاہر کر کے
عوام کو آگاہ کر دیا کہ خطی میں نہ حسین اور
اراکین مذہب کو اصلاح کیطورت متوجہ کیا اب
آگے وہ مائین یا نمازین برہ مولان بلایع با و بر
اجوبہ سوالات حق و مدلل و محقق ہیں کچھ اللہ
حزب باض میں اصلاح اللہ بہا حال المسلمین آمین
دلا حول و لا قوہ الا باللہ العلی العظیم احقر منقر



محمد طبع الرسول عبد القدر
الحنفی القادری البید البوینی

محمد بن عیسیٰ قاضی

عبدالمصطفیٰ احمد رضا خان

عبدالمصطفیٰ احمد رضا خان

عبدالمصطفیٰ احمد رضا خان

عبدالمصطفیٰ احمد رضا خان

عبدالمصطفیٰ احمد رضا خان

(۵۵) بسم اللہ الرحمن الرحیم صحت الاجوبہ بیشک اقوال مذوہ بہ برکت اتفاق و اتحاد رکعت و عظیمہ بدین بیان بعض مخالف سنت اور بعض مخالف ایمان ہیں۔ مذوی صاحبو نکاحا طہارتھا کہ ہمارا اگر اس کی سبیل برہ تقیہ ہو (دیکھو مراسلات سنت و مذوہ) یہ بات خود ہی سمجھ سورتی تھی کہ بتا بتا کر تفسیر کیا اب کھل گیا کہ تقیہ بتانا بھی تھا رافضیوں کا وہیل کرنا جب حضرت ردولی شریف وغیرہم اراکین مذوہ کو بھی ناگوار ہوا۔ اوٹار دل رکھنے کو چھاپ دیا کہ ہم رافضیوں کو خارج کر چکے ہیں حالانکہ یہ مضامین روڈا دہاتے مذوہ کے بالکل خلاف اور اتفاق و اتحاد کا دشمن صاف تھا مگر باضابطہ اعلان آج تک نہوا اور تہا مذوی میں جو رسالہ چھپ رہی ہیں ایسا یک پیروی رافضی سبکی شرکت بدستور گامی ہیں (دیکھو رسالہ تائید مذوہ و مقاصد مذوہ العلماء) بلکہ رسالہ اتمام الحجہ میں بھی اگرچہ اس اخراج کی آڑ لی مگر انکے ہی کہ اس میں کوئی حرج شرعی نہیں صاحبو اگر موافق شرع تھا تو اخراج کیوں ہوا اور مخالف شرع ہو تو اس کی تائید کس نے سچ ہو تبوت کرنا پڑا کہتے واللہ العالی البس۔ ابوالمظہر محمد امیر اللہ عفی عنہ (سابق مدرس اعظم مدرسہ کبریہ بریلی)

(۵۶) بسم اللہ الرحمن الرحیم محمد بن عیسیٰ قاضی کا رسوالہ الیمیم جواب صحیح ہیں اور اقوال مذوہ مردود و قبیح۔ مذویوں کے اتحاد اتفاق پر وہ کھلیا کہ وہ صرف گمراہ ہوئے۔ اس لئے تھا اور کور سال اخبار شہر روڈا و ملاحظہ ہوئے علماء ترقی کرنا کو سنا ہو طعنی تشنیع و ہر تہذیبی شخص و کتب و دفتر و شنام و تبرکات کا اوٹھا رکھا جن باتوں کو اسناد کا دعویٰ تھا گن گن کر اونکا ارتکاب ہوا وہ حضرت اتحاد تو انبیا و اولیاء و صحابہ و اہلبیت کو برا کھنر والو کو ساکتی رہ سب مسلمان اونی اتحاد ہو ایمان و نماز روزہ اکارت مگر مذوہ کو تھا کہ تو عبدین اسلام صراحتاً اسلام زمانا قابل تہذیب کہہ کر انہیں کھانا دینا کیونکہ عبادت جانین البتہ و کتب اللہ العالی احمد انور



عفی عنہ قاضی
محمد خلیل الرحمن

محمد عبدالرشید عفا عنہ مدرس مدرسہ کبریہ بریلی

(۵۷) الاجوبہ کھما صحاح اللہ العالی
(۵۸) الاجواب صحیح

(۶۲) یہ جوابات سب حق الایطابق مذہب ملت ہیں اور اقوال مستہ مذکورہ
مردودہ میرج بہت اور ضلالت میں غاصی سید محمد غوث ^{مفتی} ^{منی} ^{عزہ} ^{سجی} ^{وہ}
نشیمن جناب شاہ فضل غوث صاحب ^{مفتی} ^{سری} ^{لوہی} ^{پیر} ^{مرشد} ^{مولوی} ^{دلدار} ^{علی} ^{صاحب} ^{اق} ^{بک}
راہم پور

(۱۳۷) جہاں بات سب سیکھیں ہیں مفاسد ندوہ خیر راتہ ناقص الفہم مطلع ہوا یہ ہیں
ندوہ کا ادل حبیب کا پندہ میں مہا تھا اتم سب طلب و جفائی جوش ہلای واسطہ شرکت کے
تھا چونکہ طلبہ مذکورہ کا عنوان کاٹھنڈی گاڑ کی شل دیکھا اور ہر قوم اور ہر ملت و مذہب کو ان شخص کو
اور سلیف بطور تماشا بناتے دیکھا باوجود اصرار بلیغ کے اوس میں قدم نہ رکھا کیونکہ ندوہ علماء و پانہین
کی شان کے بالکل خلاف تھا کہ سید پرورشیت جی آخر صورت ظاہر سے قطع نظر کر کے واسطے مقصود اور
اور انکے اشارات و اشارات مذکورہ کی پروان طلبہ قدری توقف کیا معلوم ہوا کہ بانی بسانی اور براہین و
اور راہبر اس کی تعلیم کے عالمیہ صورت پھر می مشرب ہیں اور فتنہ اور غیر مصلد
اور پھر نو کو عیالہ انفاق و شہدائے جمع کیا ہے اور ہر اکسایا پڑی اپنے خیالات کے موافق طلبہ
پرستہ ہیں۔ اور غیر متقدر صفت آراوی میں پھر فرقہ قتالہ کے ساتھ متحرک و صفت
ہیں ان کی تائید کیلئے توجہ و التفات نہ ہوا وہ سب تہہ تاکہ بڑے فرقہ الی اسلام کہ ہندوستان میں خفیہ
ہیں اور کتا غلبہ اور نہ اور کہ ہو جاتے پھر پھر بھی دیکھا کہ بعض اہل علم طلبہ مذکورہ کے صدر تشریف
گئے ہیں ملک مذہب و اقلیت ہیں یا نہیں مگر کچھ قیل و قال مخالفین سے فراتے ہیں اور سکا اثر ہو یا نہ ہو
سب متفق ہیں کہ اگر اقتصاد سب سے گئے تو بہتر ہو ناقص قیل و قال سے یہ فتنہ فرو ہوتا معلوم
نہیں ہوتا بانی لضمیر موجود ان ندوہ میں معلوم ہوا کہ علوم مروجہ کا درس ملے حالہ باقی نہ ہو فتنہ نیست و
بالود ہو جائے انگریزی وغیرہ بھی شامل ہو جائے اور مدرسہ اسلامی کی وجہ سے جو بقائی و بین
قتا ہو جائے مہمان ندوہ سے سہرہ سہری شرکت خیر و فی لطیف خاطر ہو جو فضیلت
اقتصر کی کہ ان کی تدریس و تیار دی سے سبب گزشتہ وہ غیب فراہم ہو گا اور مذہبی دولت زمانہ کی

جنہیں بشریت کا ہوتا جاتا ہے اور ان سے بہت نفرت رکھتے ہیں واسطوٹانے وہ بہت ہی
خوشی خاطر شریک ہونگے اور درپردہ اونکی خوشنودی ہوگی جتنی خوشنودی کے واسطوٹانے
اختراع ہوا ہے اور جتنی شان میں افریت میں اتنا اللہ ہوا ہوا وار وہا ہے پس اہل ہوا کی صحبت
اور مشورہ سے دوری اختیار کرنا لازم ہے اور حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وہو کا کھانا پانا
ضرور ہے۔ و تخلق وترک من بفرک واقع و عمار قوت پر عمل کر کے جو روزمرہ کا وظیفہ ہو غافلین کی
دوری اختیار کرنا وفاق القول بتلخیص و قضا بشہ تعالیٰ و یا کم محمدیہ اللہ العزیز شہ لا راہ شہ لطف اللہ علی

کتابخانه مجلس شورای ملی
بخش خط و نسخ
مجموعه خط و نسخ
۱۳۰۶

تیسری ہونچا سکتا ہے وہ چراغ روشن شریعت اور شمع فروزان حکم رسالت

سب کو تمام کا وہ اور اس کے نکل کا عہد حق تعالیٰ سے فرمایا ہے اہل تہذیب اور ادب کی اشد
 وادوں کے بیشتر پتھر فریقے بلند عین عنالیں شکر تانا سو چکے اور محنت جاتے ہیں بہر حسن
 چاہیں کہ اس چراغ الہی کو اپنے اراکام فاسدہ اور تضحیات کا سدھ کے چھوٹے سے کسی پتھر کا احاطہ نہ کر سکیں
 تو اس کے حوض او کھوانی ریشہ بجائی شکل ہوگی یہ چراغی را کہ ایروہ زرد پتھر کو اپنی زردی سے

١٢٩٤
 سنة
 الف
 ١٢٩٤
 ١٢٩٤

وَيَا أَيُّهَا الْمَلَأُ الْأَثِمِينَ نَبِّئُوا أَنَّ اللَّهَ قَدِ ارْتَدَىٰ عَنكُم مَّا كُنْتُمْ تُبْغُونَ

[illegible]

آفرین صد آفرین اول حضرت اہلبیت کو جو بوجہ خلط فرق اہل حق و اہل باطل کے شریک جبر نہ ہو سکے
 اندامی اور کے خواہاں رہے کہ اگر جہلہ خیال سے خالی ہو جائے تو شکر کت کیجائے اور اس بارہ میں قیادہ
 در مسائل کھنکھ کر یہ فتویٰ کہ متضمن ہر سوالات ستہ پر حسین عتقاد باطلہ اول فرق ضالہ کی ذکر کی گئی
 ہیں جو جہلہ مذہب میں شریک بلکہ ارباب مائی ہیں اسکے جوابات صحیح ہیں بلاشبہ فرق ضالہ سے
 احتراز لازم ہے اور کئی عدم تفصیل و تفسیق عقیدہ اہلبیت و جماعت کا نہیں نہ اصیب حق کی بخنکھون کو کھائی
 سمجھنا دشمنوں سے ایسے نفع کی رکھنا کام عقلا کا نہیں زیادہ تفصیل کی ضرورت نہیں محبت مصیب
 نے بقدر ضرورت تفصیل کر دی ہے اللہم ارباب الحق حقا و الباطل باطلا و شد احمد فی الاولی و الآخرۃ و صلوات
 علی خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ و علیہ و سلم و علیہم السلام

النفار خان
 محمد عبید اللہ

(۶۶) میں صاحب نے عتقاد و اقوال ایسے ہیں جو محبت اہل سوالات سے ہیں نقل کیے ہیں اولیٰ و سہل و ج
 میں جاوہر تفسیر اہلبیت و جماعت کی شبہ نہیں اور فرق غیر معتدین اور پیچیدہ اور شیعہ وغیرہم میں فرق
 اخصالہ البتہ الخارجہ میں بل اہلبیت و جماعت کی تردید میں بعد قیاسیت اجماع عظیم

اللہم انصر من انصر من محمد صلی اللہ علیہ وسلم و جعلنا مشہور
 محمد طور و احبہ من انصار و فی انجفی عنی عندہ

(۶۷) محمد ہر ایت اللہ
 محمد عبید اللہ خان

(۶۸) محمد اماد اللہ
 محمد عبید اللہ خان

(۶۹) ذلک کذک
 محمد عبید اللہ خان

(۷۰) حق کے نزدیک جو اصول مذہب کے
 محمد عبید اللہ خان

میں وہ بالکل نفاق ہے اور آخری نتیجہ الحاد
 محمد عبید اللہ خان

مذہب ہے محبت اہل حق کے جوابات میں
 محمد عبید اللہ خان

بکہ عزیز فرمایا ہے نہایت مدلل و مبہر میں اور حق
 محمد عبید اللہ خان

داعی حق بالاجل صحرہ محمد ربیع الدین عنی
 محمد عبید اللہ خان



بہار شریف و پختہ

(۴۷) جواب سب صحیح ہیں اور محبت صیغہ (۱۰۰) اللہ اکبر علیہ ندوہ کیا ہوا۔ فقہ سید

اہل ندوہ میرے یہاں آئے۔ تھے۔ سجد میں ایک ہوا۔ اللہ جل جلالہ و عہد نوالہ کامی آہستہ و جماعت

مجلس منعقد ہوئی میں بھی بسبب ناواقفیت کے شریک کو اسکے شرف و فخر سے بچاؤ سے۔ اور اوں کے

ہوا تھا اور میں صرف کلمہ گوئی کی بنا پر اتفاق تھا کہ وہ فریب میں نہ ڈالے۔ اللهم انما نجلک فی عظم

ذکر بھی مجھے اوس مجلس میں غلط نظر آئی۔ اور لوزر بخود ایک بن شد و ہم حررہ میں اللہ میں

برائے آئے تھے۔ میں نے کہ یہ اندوہ و کدو نہ ہو حقیقی نہ رہا چشتی شریار اہدیٰ نسبتاً بہاری ہو

(۱۰۱) انا متفق علیہ محمد بن عبد اللہ بن عفر اللہ الباری۔

اگر دیکھنا یا پھر حیرت انگیز ہے کہ وہ دیکھا تو کچھ عہدہ رہا کہ پامیر سے شرف کے مناجات پڑھ رہی تھی

پختہ اور میرا اور انکی شرف سے۔ اور اوں کے عظم و بیان موافق نہ ہو سکتا ہے

(۱۰۲) صاحب میں باب شرف عتالہ غیر عقیدین حضرت مولانا شاہ تھیں کہ محمد (۱۰۳) سید

مختلفہ کہ از اہل ہوا از بالیشان اتفاق ہرگز نہ صاحب فرمودی سجادہ نشین حضرت مجدد و مہتمم شریف

را لا یتبع من غفرتا تلبہ عنہ کرنا و قرآن پاک طاعت و اللہ میں یکے دینری نہ کس سرہ العزیز۔

نمودہ جواب ایشان و در باید بود شوزہ ندویان را (۱۰۴) جواب صحیح، لہجہ صیغہ حررہ

پہندویان بایہ گدشت لہجہ بہال علی بہاری ابو الاصفیٰ محمد عبد الواحد خان مغوری

پہندویان بایہ گدشت لہجہ بہال علی بہاری (۱۰۵) اہل ندوہ کی تالیفات و تصنیفات کو

پہندویان بایہ گدشت لہجہ بہال علی بہاری (۱۰۶) اہل ندوہ کی تالیفات و تصنیفات کو

پہندویان بایہ گدشت لہجہ بہال علی بہاری (۱۰۷) اہل ندوہ کی تالیفات و تصنیفات کو

پہندویان بایہ گدشت لہجہ بہال علی بہاری (۱۰۸) اہل ندوہ کی تالیفات و تصنیفات کو

پہندویان بایہ گدشت لہجہ بہال علی بہاری (۱۰۹) اہل ندوہ کی تالیفات و تصنیفات کو

پہندویان بایہ گدشت لہجہ بہال علی بہاری (۱۱۰) اہل ندوہ کی تالیفات و تصنیفات کو

پہندویان بایہ گدشت لہجہ بہال علی بہاری (۱۱۱) اہل ندوہ کی تالیفات و تصنیفات کو

پہندویان بایہ گدشت لہجہ بہال علی بہاری (۱۱۲) اہل ندوہ کی تالیفات و تصنیفات کو

پہندویان بایہ گدشت لہجہ بہال علی بہاری (۱۱۳) اہل ندوہ کی تالیفات و تصنیفات کو

پہندویان بایہ گدشت لہجہ بہال علی بہاری (۱۱۴) اہل ندوہ کی تالیفات و تصنیفات کو

پہندویان بایہ گدشت لہجہ بہال علی بہاری (۱۱۵) اہل ندوہ کی تالیفات و تصنیفات کو

مفتی دیکھ کر آیت کے مصداق ہیں یا نہیں

احمد عیسیٰ الہیاب

(۱۰۴) احمد عیسیٰ فیض حسین حنفی

الہیاب

مفتی

(۱۰۵) اجرتہ ہندو سوالات احسن جواب

مفتی محمد علی حسنہ والہ

حررہ العاصی فتح الدین خجندی

(مدرسہ ہند پٹنہ)

(۱۰۶) بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و صلاۃ بندہ محمد زکریا خادم الطیبہ میر علی مدرس

لکھنؤ سکول ٹیچر مافی الضمیر خجندی

کہ از نظر کردن بہ ترتیب مقدمات مذکورہ بالیدہ

لغویہ میشود کہ از انھما دشمن انتفاع دنیا و اتقائی

دین بہت نہ حمایت سلام و نہ ترقی دین و اتفاق

از جمیع مقتضیات کہ ارتفاع التقضیات و ارباب قیاس

نخواہد کہ نتیجہ آتش بر عکس آید و اخراجات جم غفیر ازین

مذہب مقتضیات آن میسند بلکہ بر سلب اتفاق برآ

قائم و محبت ساطع است و شکل قیاس ہستنائی مقتضی

نیجہ نذران بافضل برآمد اگرچہ بافضل سالیہ سنہ

برآمد مگر آئندہ خیال است کہ سالیہ کلیہ برآپ

ازین قضایائی موجدہ باجواب رسید کہ وضع

این مذہب معمول ہند بہت بنا برآن مقتضی

آن ہتم۔ و اقوال ارباب مذکورہ کہ در سوالات

فتاویٰ السنۃ لا بحام الفتۃ مرتسم است مانع

بشکل اول کہ بدیہی الانتاج است بالبدیہ از

حد و وسط کہ آن مرا ط مستقیم است نتیجہ منطاب

کبریٰ است و مذہب اربعہ مثل اشکال اربعہ

بر مان مسلم الثبوت است نزد اکابران و علی

الصلطہ المستقیم سلم الصعود است عند شمر خان و با

اہل البواء ہو و اجواب المحیب اللیب المصیب قالم

قائم لا ساس البعدہ و اصلانہ و مطابق حکمت

و سنۃ و بحق باحق بالاتباع ولو کہ النادر

والعادون

(نابت مدرسہ ہند پٹنہ)

چشمہ شمس متحرک

(۱۰۷) حق حق حق

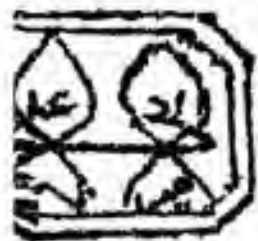
اللہم ازنا حق حق و از قضا ابتاعہ جب سوا ابتدا

جلیدہ مذکورہ ہوئی منکر میں تھا کہ اسکی علت غائی

بہر اللہ کہ پسلی محبت میں احباب ہو تحریر

میں و فیادے علمائے اہل سنت کے مطا

کہے تو سخت افسوس ہوا اہل مذہب کہ ہوا



مذہب کا ایک دل کر کے تقویت دین کی گویا ایسا
جیسے کوئی شیاطین سے امداد مذہب حق کی چاہے
اسکی شرکت گمراہی اور ضلالت ہو تاو نیکہ اصلاً
موافق مذہب اہل سنت ہو جائے جزاکم اللہ خیر الوفا
اول جنرات کو جنہوں نے اس کے نقصان کو
کندہ واسطے اظہار حق کے اعلان کر دیے
ورنہ بڑا حملہ اہل سنت پر ہوا تھا۔ اور سخت مضرت کا
نقد کیا تھا۔ باری شکر کہ بعد سی بیغ اکثر اہل سنت
مخفوظ ہو گئے اور جوابات فتاویٰ لہنتب صحیح
اور درست ہیں اللہ تعالیٰ قبولیت عطا فرماؤ۔
آمین ثم آمین۔ فقیر حق الجواد (صباری حنفی ۱۳۰۳)
ابو سراج نظام الدین احمد حنفی حسینی قادری

نواج دہلی

(۱۵۸) جواب صحیح ہے یہی عقیدہ اہل سنت و
جماعت کا لاریب ہو (قاضی) محمد رفیع الدین
ابن مولوی عبدالغنی صاحب محدث و منیر حضرت
شاہ رمضان صاحب ساکن مہم قریب دہلی۔
راستے سے امداد دیتا تھا۔ اول جواب کہ مجھے

(۱۵۹) سوالات ستہ کے جواب صحیح اور
درست بموافقی اہل سنت و جماعت ہیں اسوجہ سے
فقیر کو عجیب اتفاق ہے اور حضرت استاد

مولوی عید القضاۃ صاحب
ابد اللہ فیوضہ کھنوی جس نے ہوا کبر و ارشاد تلامذہ
مولانا مولوی محمد عبدالحی صاحب علیہ الرحمۃ کے
ممنشی اطہر علیہ صاحب کا کوروی سے فرمایا
کہ ندوہ کا آئندہ میرے نزدیک دنیا ہے
جہانک جہنم کیا جاتا ہے میں حاضری
کے مجبور ہوں۔ احقر اور دیگر تلامذہ جناب استاد
مذہب اور اس جلسہ میں موجود تھے واسطے اطلاق
اہل اسلام کے عموماً اور اپنے ہم استاد و جن کے
خصوصاً عرض کیا گیا۔ احقر خلیقہ
محمد قادری نا پندروی قادری۔

الہ آباد

حق حق حق

(۱۶۰) (والا) میں یہ چند ایک نہ پیر مشغول ہوں
نہ مولوی نہ فاضل نہ عالم مگر محض نظر حبیب
ایمانی ندوہ کی متعدد مجالس میں شریک ہوا
اور جہانک میرے امکان میں تھا۔ اپنی
راستے سے امداد دیتا تھا۔ اول جواب کہ مجھے

اس جلسہ کا تا کو اور نظر آیا وہ چہل
خدا و تھا اس رفع ضدا و
کے یہ خلقت تحریرین ناظم کی

خدمت میں سمجھیں اور اس کے تقاضا کے
بدلائل ذہن نشین افراد متصادف تصادف
بھی پورے طور سے ثابت کیا مگر اگر کبر
ندوہ کو اس کے رفع کینایت کو حرج نہ ہو
بلکہ رفع الرقع نصب العین کا
چنانچہ ان حالات کے سائنہ کے بعد اصلاح
کی جانب سے قریب قریب مالوسی کے
ہو گئی۔ میں نے اسے سبب کی جانب
اختیار کر لیا میں کچھ شک نہیں کہ
ندوہ کے بہت سے اراکین اپنے
پیشگی جنے نقویت کیا بلکہ استیصال کا
بہت مذہب اہل سنت و
و جماعت کا احتمال قوی ہے
ایک ایسی جماعت میں جو علماء
کی طرف منسوب ہوئے اور حاصل عانت
وین و تعلیم علوم و پیشہ کے لیے
فائز ہوئے لوگوں کا شریک ہونا اور اس کو
اجرا میں محدود سمجھا جائے بعض جماعت
کے غرض واقعہ کو گزرتا ہو گا
بلکہ عوام کے لیے جو حقیقت حال
واقعہ نہیں دہو کے میں بڑے کر دین کے

پر یا ذکر دینے کا۔ در لغہ ہو گا
مزد و یک جب تک اصلاح
کامل نہ ہو شرکت ندوہ درست
نہیں اور جوابات الزامی جو مجیبے فتاویٰ
میں دیے ہیں بالکل ٹھیک ہیں فقط واللہ
اعلم تممہ محمد حسین القریبی المحب
الہی بستی لصلی اللہ علیہ
مارہرہ مطہرہ
(۱۱۱) لاریب ان الاقوال اللہ ویتہ وانشورہ
فی ہماۃ فتاویٰ اسنہ وغیرہ غیر ما وقلعہ شراکات
ضلالا ولم یکن کفر ا فجزی اللہ الجیب خیراً
عبد الرحمن صاحب تادری
سید ابو الحسن احمد نور
حررہ الفقیر
ابو حسین احمد نوری عرف میا نصاحب مارہری
(۱۱۲) جوابات فتاویٰ اسنہ حق وصورہ مطہرہ
مذہب اہل سنت و جماعت سبکیں اور اول انہما و
حررہ عبد الرسول
عبد الرحمن صاحب تادری
عبد الرحمن صاحب تادری
(۱۱۳) الحق اقوال اہل ندوہ ہر اس
باطل و ضلال موجب غلبہ و نکال میں
اور جوابات مجیبہ صحیحہ

تھامہ نامی جناب مولانا مولوی حکیم محمد عبدالقیوم صاحب قادری بنام فقیر مہتمم - دیکھو
 بذمت کرمی مولوی حکیم مومن سجاد صاحب مہتمم مطبع اہنت و جماعت سلسلہ نقاسے - بعد
 سلام سنون گزارشن حضرات ندوہ کی جرات و مہیا کی اور فریب عوام کے لیے عیاری و
 چالاک کی کچھ حد سے گزر گئی۔ بھرم بنانے کے لیے محض ناخواندہ جہال یا لڑتیمیر اطفال باری
 شدہ پڑ جائے والو کو اگرچہ مسلم و فضل درکنار - تہذیب انسانیت سے بھی بے بہرہ و مجاب
 کھلے فاسق - فاجر - عاصی و مذت ہوں - علمائے کرام و مشائخ عظام کی فہرست میں
 بھرتی فرمانا - جاہلون کے چھلنے کو یوں علمائے گنتی بڑھانا - تو روز اول سے بھلا کرمی
 جرات سوچا کا پارہ اس نمبر پہ پونچا یا کہ علمائے نامدار و مشائخ باوقار کے اسمائے گرامی
 صرف رجا باغی بلکہ آنکھ وہ جان و دل سے اقوال باطلہ و عقائد زائفہ ندوہ کے مخالف
 اپنے موافقین میں چھاپے جاتے ہیں کہ ناواقف لوگ تو دیکھ کر بھکنگے کہ ایسے ایسے اکابر
 ندوہ کی موافقت فرماتے ہیں - اگرچہ جب حال کلیکا جہال کھلیگا - جتنے سمجھینگے وہی سمجھینگے
 ہائی تو اس عام بھرتی کے دام میں او سمجھینگے - فوسس ہزار فوسس یہ شان علمائے
 بددیانتہ و تقویٰ ہے - انشاء اللہ الباقی - بریلی کی روڈ ادین فہرست اول علیحدہ
 حضرت مولانا مولوی شاہ محمد امین احمد صاحب سجادہ نشین بہار شریف ارکان غازی
 میں محدود و حالانکہ حضرت مدوح کی تصدیق جلیل آپ کے فتاویٰ لیسہ صفحہ ۴۴ - پر موجود - اور
 رسالہ مرات الندوہ مطبوعہ عظیم آباد میں تو حضرت موصوف کا وہ ندوہ شکن شہناز طبع
 جس کے ایک ایک مبارک حرف سے بے فائدہ نقاسے ندوہ کا تسلیم مدفوع ہو بین جناب
 کمالات ہضاب مولانا مولوی حافظ حکیم حاجی شاہ محمد امین صاحب الہ آبادی ارکان
 انظامی ارکان غازی دونوں شہار حالانکہ جناب موصوف محدود تحریرات مطبوعہ قتلوی
 حیدر آباد - فتاویٰ نقد و شہارات حنفیہ فتاویٰ لیسہ سوندوہ کی سید کاری در حضرت کی اور

صریح بزاری واضح بشکارت پوہن مظلون تھا کہ والا جناب ستمس العلماء مولانا مولوی محمد نعیم صاحب
 لکھنوی و جناب مولوی شاہ محمد عبدالوہاب صاحب علمائے قرنگی محل کی اسامی گرامی ابھی
 ارکان اعزازی میں سہیل رح داخل کیسے گئے ہیں جیسے اگرام حضرت ملک العلماء سید العلوم
 و حضرت نور بخش مولانا نور و حضرت مولانا شاہ محمد الرزاق صاحب قدس اسرار ہم کے
 خلاف عظام اس مسلک باطل مذہب پر راضی نہ ہونگے! الحمد للہ کہ وہ گمان سے ثابت ہوا۔ انھیں
 سوال کرم سیدہ روز کشنبہ کو فتاویٰ السنہ حضرت مولانا ستمس العلماء مولوی محمد نعیم صاحب دامت
 فیوضہم کو سنایا۔ جناب مہر وح نے صاف ارشاد فرمایا کہ تمام جوابات حق و صواب ہیں مذہب کے
 اقوال جو اس کے سوالوں میں منقول ہیں اصل پر دوادون سے حضرت کو ملا خط کر کے
 کیے جوابات پر فرماتے تھے یہ جاہلانہ اقوال ہیں خدا جانے کس جاہل نے لکھے ہیں
 عرض کی گئی کہ حضرت جاہل تو یہ ہے کہ آدمی رب کے پیچہ و نقطہ کہے یہ تو کلی ضلالتیں ہیں
 فرمایا پورا دیکھا ہے حضرت شاہ امین! محمد صاحب و حضرت سید شاہ نذیر الدین صاحب و
 جناب محمد حسین صاحب التبادی و مولوی مسعود علیخان صاحب مراد آبادی کی عبارت
 فتاویٰ السنہ و مرآۃ السو حوت بحرف سنائی گئی حضرت بہر کلمہ پر الحمد للہ فتد فرماتے
 تھے اپنی برادر زادہ والا مشان مولانا مولوی حافظ ابو حامد محمد عبد الحمید صاحب کو طلب فرما کر
 اصل نسخہ فتاویٰ السنہ دکھائیں دیا۔ اور اول و چارون حضرات مذکورہ بالا کا نام لیکر فرمایا کہ
 ان صاحبوں نے مذہب سے مخالفت فرمائی۔ اور نیز بہت علماء نے بلا دوام صار سے فتاویٰ
 السنہ پر مہرین فرمائیں تم اپنے یہاں کے بھی مہرین کو دو حسب حکم حضرت کو دو برا و زادون اور
 دو بیرون نے اس سوال کرم کو مہرین فرمائیں۔ اور خود حضرت موصوف زینت نامی
 حضرت عالم اہل سنت ایک عنایت نامہ تحریر کیا دیا اور فرمایا کہ اسے میری طرف سے تحفہ واد
 اس سوال کو جناب مولانا شاہ محمد عبدالوہاب صاحب کو یہاں بھرا ہی رکاب سعادت عنایت
 تاج بقول حضرت مولانا حافظ حاج شاہ محمد عبدالقادر صاحب بدایونی قبلہ دیکھ جانا ہوا حضرت

بعد سلام و مصافحہ پہلے لفظ جوا علی حضرت تاج الفحول سے کہہ دیتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو
 جلیل و باریک کے مقابلے میں کامیابی دی یونہی اس معاملے میں بھی کامیابی بخشے۔
 پھر جلسہ لکھنؤ میں اپنی شرکت کا حال بیان فرمایا کہ مولوی محمد علی ناظم و غیرہ بھر مجھے لے گئے۔
 ابراہیم آری نے غلط کہا۔ اس کے کلمات پر میرے کان کھڑے ہوئے کہ یہاں تو صرف
 کلمہ گوئی پر مدار سلام ٹھہرایا جاتا ہے جب اس نے روایت حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی
 بیان کی میں نے کہا یہ سچے یہاں تو رسالت بھی تشریف لے گئی۔ میں اڑھٹا اور میرے ساتھ شاہ
 صاحب و شاہ محمد حسین صاحب بھی اڑھٹے آئیں مذکورہ دورے روکنے لگے۔
 مگر ہم لوگ چلے آئے پھر شام کو میرے یہاں ناظم و غیرہ دعوت میں آئے۔ ابراہیم آری و
 شاہ عبداللہ صاحب کو اس عہد و معاہدہ کا کاغذ نکالا۔ میں نے روک دیا کہ ان باتوں کی
 یہاں ضرورت نہیں یہاں تفریح کی بات ہونا چاہیے۔ فقط یہ تقریر خباب موصوف نے اس
 جلسہ میں فرمائی۔ پھر شام کو علی حضرت کی دعوت کی ہمیں حضرت سید شاہ مختار حسین صاحب صاحب
 سرکار قادریہ مجددہ نشین شاہجہا پور بھی تشریف فرما تھے اس جلسہ میں بھی جناب مولوی شاہ
 عبدالوہاب صاحب (قبائح مذکورہ و مذہبیان اور اسکی نئی روشنی کی برائی بیان فرماتے
 رہے۔

دوسرے دن صبح کو مذکورہ کی بعض کتابیں اور اوپر علمائے اہل سنت کو اعتراضات حضرت کو
 منائے گئے۔ حضرت نے سب اعتراضات پسند کیے۔ اور فرمایا ان باتوں کا کوئی کیا جواب
 دے سکتا ہے خواجہ غریب اللہ بنی صاحب عزیز لکھنوی وغیرہ بہت صاحب اس وقت تشریف
 فرماتے۔ سب موافقت اور جناب شاہ صاحب موصوف کی متابعت کی شاہ صاحب نے
 یہ بھی فرمایا کہ مذکورہ کو تو تحصیل چاہیے ہم اپنے اکابر کا طریقہ کیونکر چھوڑ سکتے ہیں۔ ہم تو اس
 لکچر کے نقیر ہیں۔ ہم ہی روشنی نہیں قبول کر سکتے۔ اگر ہمارے اکابر معاذ اللہ گمراہی پر
 گئے تو جہاں تک حال ہو وہی ہمیں منظور ہے۔ وہ ہر طرح سے علم و عقل میں زائد تھے۔ غرض

غفور الرحیم۔ خادم العلماء والعرفاء

ابو حامد محمد عبد المجید

غفر اللہ ذنوبہ وشرعیہ بہ این

اکمل الفضل افضل الکمل

الواصل الی علی الرب سیکم

مولانا حافظ اشج ابی السحیا

محمد عبد سلیم۔ قدس اللہ

سره الکیم وحم عینا برہ العظیم الفزنجی محلی

الکفوی۔ ۱۰ شوال ۱۳۱۲ھ (برادر زادہ جناب

شمس العلماء ممدوح۔)

(۱۱۷) لدور من اجاب حیث اصحاب اعق الصواب

بالجملہ اہل فق ظاہر کا شریک ہوتا مذوہ میں خلاف ہو اور غرض مذوہ معنی ادنیٰ گمان سے

ترمیم لصاب تعلیم جو مدت سے مفید اعتقاد ہو رہی ہے علی سبیل التیقن بالبحرہ و اتفاق میں

اہل اسلام کی کوشش کرنا ہے سو وہ ہے۔ العاقل تکفید اشارہ والدعا علم باصوبہ

حررہ ابو الغنار محمد عبد المجید

غفر اللہ الوحید۔ ۱۰ شوال ۱۳۱۲ھ

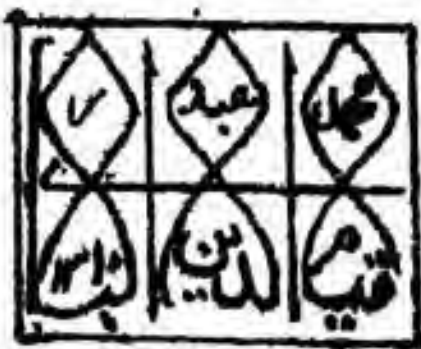
(برادر زادہ جناب شمس العلماء موصوف۔)

(۱۱۸) فیر عقائد ہست و جماعت کخلاف کرنا ناروا سمجھتا ہے اور اسکی مخالفت کہہ کر

والتی مخالف اہل سنت و جماعت جانتا ہے۔

حررہ الفقیر محمد قیام الدین عبد الباری

غفر اللہ عنہ



(۱۱۹) واقعی بندہ مخالفین عقائد اہل السنۃ و الجماعۃ کو مخالف اسلام جانتا ہے۔ اور مخالفین مبتدعین



سے جناب رکھتا ہے ہر وقت اور کد سے
پناہ مانگتا ہے تمقہ خادم اولیاء اللہ باری
محمد المصطفیٰ عبد الباقی الاصفہانی
کان اللہ لہ ابن مقبول حضرت الصمد مولانا
امولوی علی محمد غفرلہ اللہ الاحد۔

نامہ نامی جناب شیخ العلماء مولانا مولوی محمد نعیم صاحب لکھنوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم
لا الہ الا اللہ علی الرب الحکیم

عزیز حبیب و جان فضاہل و مثال نشان مولوی احمد رضا خان دام فی ایتخاب رضا الرحمن

اسلام علیکم و علی من لدیکم سیما شفیقنا و صدیقنا محمود کل دار و دھار الحاج شیخ مولوی محمد عبد

صمانہ بیجانہ عاقلانہ فقیر حقیر اسیر و سب کثیر کسی جلسہ ندوۃ العلماء میں حاضر نہیں ہوا۔ بلکہ ہمیشہ باخدا

حدیدہ خصوص پیری و گوشہ گیری و عوارض قدیمہ و جدیدہ قاصر رہا۔ اور جو اقوال و افعال و عرفان

و انوار حق مخالف طریقہ و ثیقہ معمولہ و منقولہ حضرات رفیع الدرجات جماعت اہلسنت و جماعت ہمارے

مقتدا ہادیان راہ خدا کے اور سے اپنے حق میں اور اپنی جماعت دینی کے حق میں با بگاہ

سجود و الجاہ میں لیل و نہار پناہ مانگتا ہوں اور آپ سے اور سب اعزہ و اخیابک بھی با سبارہ میں

استہدائی دعا کرتا ہوں و فقہا اللہ و جمیع السیاحین لیا پیچہ و پر ضاہ فضلہ البین بمرثہ خاتم النبیین

علیہ و علی آلہ و صحبہ اجمعین بر خورداران محمد نشان خیمہ الطوار پر اور نیا دکان و بنہرگان خاک

لے قابض اسلام خالص غیر مشوبہ بالاضلال مراد ہی بہر حال مذہب کی اتفاق اتحاد کا کل ہو گیا۔ آردی صاحب

اور ان کے توابع ناظم صاحب وغیرہ و ص ۲۱۱ جابہ می فرمایا کریں

سلام سنون میر سائنند ہر جہ پر فتویٰ مثبت نمودہ اندویدہ ام مطالعہ فرمایند اللہ بس
باقی ہو جس حررہ ابوالاحیاء محمد نعیم۔ جل من در ثمنہ جنتہ النعیم یوم النشار ۱۱ من شوال
۱۲۷۱ھ من حجرہ حبیب اللہ المتعال۔

نامہ نامی جناب مولانا شاہ محمد عبد الوہاب صاحب لکھنوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم
حامداً و مصلیاً و مسلماً

مخدومی گرامی جناب مولوی احمد رضا خان صاحب دام فضلیہم و کرمہم۔
یہ فقیر محمد عبد الوہاب عفا اللہ عنہ تسلیم کے بعد گذارش کرتا ہوں ایک مدت سے اس فقیر نے
اپنی بزرگوں کی اتباع میں گوشہ نشینی اختیار کی ہو ہو جس سے جرات فتویٰ وغیرہ کی بہنیں رکھتا ہوں
اس قدر عرض کرتا ہوں کہ جو مضمون جناب مولانا محمد نعیم صاحب مدظلہ نے زیب قلم فرمایا ہے
اوسیکایہ فقیر شیع ہے وہی تحریریں فقیر کی بھی تحریر ضرور فرمائیے واقعی لکھنؤ کے ایک جلسہ میں
فقیر حاضر ہوا تھا بعض وجوہ سے درمیان جلسہ سے اڑھٹھکے فقیر حلا آ یا۔ ۱۱۔ شوال
۱۲۷۱ھ

پہلی بحیثیت

(۱۲۰) جواب سب صحیح ہیں۔ انھوں نے کہ مکائد و مفاسد مذوہ جملہ خواص و عوام پر ظاہر ہو گئے
اور ظہور اوس کی شتمانات کا بجز لندرتی روز افزون ہے میں بجز جلسہ بریلی اور کسی جلسہ
مذوہ میں بوجہ شریک نہ ہوا تھا۔ بریلی کے جلسہ کی شرکت سے مجھے یہ بہت بڑا نفع ہوا کہ اول
تحریرات و اعتراضات کی پورے طور سے نقدیق سے قدر جلد ہوتی جو محتاجات اہل سنت
و ثنات وقت مذوہ پر ہونے لگے تھے اون کا اس شرکت سے معائنہ اور لفتیشیں
ہو گیا باخود باصلاح وغیرہ کے میں نے بہت کچھ کوشش و دوا و دشش کی مجھے مولوی
انتھانی صاحب و ناظم صاحب کے کرم سابقہ سے پوری امید تھی کہ میری سعی

مگر حکم کو خلو سے واسطہ نہ تھا۔ اور ان کی
مقصد پر داری اس درجہ غالب تھی
کہ یہ مرد و صاحب اپنی تہرار و وعدہ مگر
ایضاً میں مغلوب و مجبور ہوتے۔ جس
حکم کو یا پوسی و حضرت دامینگر ہوئی اوی
وقت سے میں کنارہ کش ہوں فقط
خیل الرحمن

(۱۲) الامورۃ صیغۃ کلہا۔ میں جلسہ اول کا شروع
اور جلسہ دوم مکھن دو لون میں باصرار مولانا
ماظم شریک ہوا۔ اور ہمیشہ کوشش کرتا رہا۔ کہ
مذہب مفاسد شرعیہ سے بری رہے۔

اراکین خاص باخصاص میں وہ حضرت
غالب ہیں جو دین کو ہر باو کیا جاتے ہیں
اور انہیں کی رائے ضابطہ تصور کی جاتی
ہے۔ اور انہیں کی تجویز منظور ہوتی

ہے۔ بالآخر تیسرے جلسہ بریلی میں شریک
ہوا۔ لیکن خزانہ اصلاح مذہب رہا۔ مولانا
ماظم حضرت صدر سے بہت کچھ عرض کیا لیکن
پھر کوئی نہ ہوا۔ اراکین مذہب کی بہت
دوسری روز بروز بڑھتی جاتی رہے اور
ہندی ہر انداز ترقی پاتی ہے۔ کتب سابقہ

مذہب جو اراکین مذہب نے دیکھا ر
تحریریں مصلحتیں مذہب کے جواب میں شائع
کی ہیں اور ان سے بالکل لغتیں ہوتی ہیں
کہ مذہب کی غرض اصول و فروع شرعیہ و فو
ضرر ہو چکا ہے۔ اور انہیں وہ لوگ
نفع سوچتے ہیں کہ ترقی دینا مثل نصاری
حاصل کرنے کے لیے ہی طریقہ نیک

اختیار ہو سکتا ہے۔ کہ اسلام صرف
زبانی کوئی کا نام شہیت حرم شہیت کر
مقابل باقی جبکہ فرسے سب سینوں میں
داخل خستہ لان عقائد کچھ مضرت نہیں

مذہب مسیحی اسلام کہتا ہے۔ رہا
مذہب اگر بالفعل اراکین کتب دینیہ حقیقیہ
کے ہوں لیکن فلسفہ جدید و تہذیب
ہدایت و تہذیب و ترقی لیاقت و دیانت سے لغتیں

انجام کار اصول اسلام کو طالب علم اور
اور جب اصول و ضروریات اسلام کا یہ رنگ
آتا ہے تو سینٹ و حقیقت کا کیا ذکر ہو
تو غیر مقلدین کا سنی قول دیا جاتا ہے
تو غیر دلیع و باولہ خیا لا وغیرہ و بالکل
موسی احمد علی حنفی۔